http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۱۷ تا ۲۳ ذی الحجہ ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۴ تا ۳۰ مارچ ۲۰۰۰ء | شمارہ نمبر ۴۴

تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ایکٹ میں تبدیلی اور امریکی عزائم

فتنۂ قادیانیت
مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ کا اضطراب

انگریز کی جہاد دشمنی اور ہم

قادیانی جماعت سے چند سوالوں کے جواب کا جواب

قیمت: ۵ روپے

اکابر دیوبند کا مسلک :

س..... : کیا فرماتے ہیں علمأ دین ایسے شخص کے بارے میں جو ایک مسجد کا امام ہے اور درس قرآن کریم بھی دیتا ہے' مسجد علمأ دیوبند کے متبعین کی تھی اور اس امام صاحب کو بھی ایک دیوبندی ہونے کی حیثیت سے رکھا گیا تھا مگر ان کے خیالات یہ ہیں :

۱ :..... سورۂ یوسف کے درس میں حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا کے نکاح کی بحث میں زلیخا کے متعلق کہا کہ وہ زانیہ' بدکارہ اور کافرہ تھیں' بعض شرکا درس نے جب عرض کیا کہ فلاں فلاں تفسیر میں لکھا ہے کہ نکاح ہوا تھا مثلاً معارف القرآن میں تو فرمانے لگے کہ جنہوں نے لکھا ہے وہ بھی بے ایمان لعنتی ہیں۔

۲ :..... تبلیغی جماعت کی سخت مخالفت کرتا ہے' جماعت کو مسجد میں ٹھہرنے نہیں دیتا اور حضرت شیخ الحدیثؒ کے متعلق کہا کہ وہ مشرک مر گیا اور گالی دے کر کہا کہ اس نے تبلیغی نصاب میں گند اور شرک بھر دیا ہے' تبلیغی نصاب کی توہین کرتے ہوئے "کتا بڑی مشتلوی" کے نام سے یاد کرتا ہے۔

۳ :..... بعض اکابرین علمأ دیوبند مثلاً حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ اور حضرت محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوریؒ کے بارے میں کہا کہ یہ حضرات مشرک تھے اور حالت شرک ہی میں مرے ہیں۔

۴ :..... وسیلہ بالذوات الفاضلہ (مثلاً انبیأ علیہم السلام اور صلحأ امت) کو شرک اور کفر کہتا ہے اور جو کوئی کسی بزرگ کے وسیلہ سے دعا مانگے اس کو مشرک کہتا ہے۔

۵ :..... انبیأ علیہم الصلوۃ والسلام کی حیات برزخی فی القبور کا انکار کرتا ہے اور قائلین حیات علمأ دیوبند کو مشرک کہتا ہے۔

۶ :..... سماع موتی کے قائلین کو بھی مشرک کہتا ہے۔

۷ :..... اپنی رائے کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ آخری اور حتمی ہے میں کسی عالم حتی کہ اپنے اساتذہ تک کو بھی نہیں مانتا ہوں۔

اب اہل محلہ اشتعال میں ہیں کہ ایسے آدمی کو ہم امام نہیں رکھیں گے' اب اس سلسلے میں آپ سے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات مطلوب ہیں :

"۱..... کیا ایسا آدمی اہل سنت والجماعت میں سے ہے؟

۲..... کیا ایسا آدمی دیوبندی کہلائے گا؟

۳..... کیا ایسے آدمی کو مستقل امام رکھنا اور اس کے پیچھے نمازیں ادا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

۴..... آیا وہ آدمی عامی کفر کے حکم کا مستحق ہوگا اور اس کی بیوی مطلقہ ہوگی؟"

ج..... ۱ : سوال میں جن صاحب کے نظریات درج کئے گئے ہیں اگر وہ واقعی ان نظریات کا حامل ہے تو یہ اہل سنت والجماعت سے خارج ہے' کیونکہ کسی مسلمان کو (خصوصاً کسی مسلم الثبوت عالم اور بزرگ کو) بے ایمان' لعنتی اور مشرک جیسے الفاظ کے ساتھ یاد کرنا عقیدۂ اہل سنت کے خلاف ہے۔ وسیلہ بالوجہ المشروع کے اہل سنت قائل ہیں' اسی طرح حیات برزخی فی القبور کو مانتے ہیں اور سماع موتیٰ صحابہؓ کے دور سے مختلف فیہ چلا آرہا ہے' اسلئے سماع موتیٰ کے قائلین کو مشرک کہنا گویا نعوذباللہ صحابہؓ کو مشرک قرار دیتا ہے۔ (نعوذباللہ من الزیغ والضلال)

الغرض اس شخص کے نظریات روافض و خوارج کا سرقہ ہے اس لئے اہل سنت سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔

۲ :..... حضرات اکابر دیوبند بھی اہل سنت ہی کا ایک مکتب فکر ہے جو کتاب و سنت پر عامل' حنفیت کا شارح' سنت کا داعی' بدعت کا ماحی' ناموس صحابہؓ کا علمبردار' حضرات اولیأ اللہ کا کشف بردار ہے لہٰذا جو شخص اہل سنت سے منحرف ہو وہ دیوبندی نہیں ہو سکتا اکابر دیوبند کے نظریات زیر بحث مسائل میں وہ ہیں جو "المہند علی المفند" میں ہمارے شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا الحاج الحافظ الحجۃ الثقۃ الامین السیدی خلیل احمد سہارنپوری ثم مہاجر مدنی" نے قلمبند فرمائے ہیں اور اس پر ہمارے تمام اکابر کے دستخط اور تصدیقات ہیں' جو شخص اس رسالہ کے مندرجات سے متفق نہیں وہ دیوبندی نہیں' ہمارے اکابر دیوبند واقعتاً اس شعر کا مصداق تھے :

در کف جام شریعت در کف سندان عشق
ہر ہوسنا کے نہ داند جام و سنداں باختن

۳ :..... چونکہ یہ شخص طائفہ منصورہ اہل سنت سے منحرف ہے اس لئے اس کی اقتداء میں نماز جائز نہیں اور یہ اس لائق نہیں کہ اس کو امام بنایا جائے' اہل محلہ کا فرض ہے کہ اس کو امامت کے منصب سے معزول کر دیں۔

۴ :..... تکفیر کے مسئلہ میں یہ ناکارہ احتیاط کرتا ہے' اس لئے اس شخص کو توبہ وانابت کا اور اہل حق سے وابستگی کا مشورہ دیتا ہے' اس شخص کا اصل مرض خود رائی ہے' جس کی طرف سوال نمبر ۷ میں ان الفاظ میں اشارہ کیا گیا ہے :

"اپنی رائے کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ آخری اور حتمی ہے' میں کسی اور عالم حتی کہ اپنے اساتذہ تک کو نہیں مانتا۔"

یہی خود رائی اکثر اہل علم کے ضلال وانحراف کا سبب بنتی ہے' خوارج و روافض سے لے کر دور حاضر کے کجرو لوگوں کو اسی خود رائی نے ورطۂ ضلالت میں ڈالا ہے' اس لئے جو شخص صراط مستقیم پر چلنے اور راہ ہدایت پر مرنے کا متمنی ہو اس کو لازم ہے کہ اپنی رائے پر اعتماد کرنے کے بجائے اکابر کے علم و تقویٰ پر اعتماد کرے کہ یہ حضرات علم و معرفت' فہم وبصیرت' صلاح و تقویٰ اور اتباع شریعت میں ہم سے بدرجہا فائق تھے۔ (واللہ اعلم)

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۱۸ | ۱۷ تا ۲۳ ذی الحجہ ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۴ تا ۳۰ مارچ ۲۰۰۰ء | شمارہ ۴۴

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

- عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سکھر کا حکومت کو انتباہ .... (اداریہ)
- قادیانی جماعت سے چند سوالوں کے جواب کا جواب .... (صاحبزادہ طارق محمود)
- تحفظ ناموس رسالت ایکٹ میں تبدیلی اور امریکی عزائم .... (جناب کلیم اللہ)
- انگریزی کی جادوگری اور ہم .... (جناب ذیشان حیدر)
- فتنہ قادیانیت کے سلسلے میں مولانا محمد انور شاہ کشمیری کا اضطراب (مولانا منظور احمد الحسینی)
- پاکستان کی معیشت کرپشن اور قرضوں کی دلدل میں .... (جناب محمد اکرم فضل)
- پتنگ بازی اور بسنت کی لعنت .... (مولانا عبداللطیف مسعود)
- ایک روزہ تقریبی پروگرام "تحفظ ختم نبوت" .... (مولانا محمد آصف ندوی)

4, 6, 10, 12, 13, 16, 17, 20, 21, 25

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ٹائٹل ڈیزائن

ارشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ

فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر — یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۵ روپے — سالانہ ۲۵۰ روپے — ششماہی ۱۲۵ روپے — سہ ماہی ۷۵ روپے

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بنک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۹/۲۸۷ کراچی سے (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)، ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ، ملتان فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس

35, STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سکھر کا حکومت کو انتباہ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی قادیانیوں کو دعوت اسلام

بروز ہفتہ ۴/مارچ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس مرکزی جامع مسجد میں منعقد ہوئی' جس کی میزبانی کے فرائض مرکزی مجلس عاملہ کے رکن مرکزی مبلغ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب نے انجام دیئے' جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مشہور عالم دین قاری محمد خلیل احمد بندھانی نے پورے کئے۔ کانفرنس کی کارروائی تین بجے رات تک حسن و خوبی جاری رہی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی' خطیب ابن خطیب حضرت مولانا تنویر الحق تھانوی' جمعیت علماً اسلام کے قائدین ڈاکٹر خالد محمود سومرو' مولانا محمد مراد' مولانا غلام قادر منصور' مولانا محمد عالم' مولانا محمد اسعد تھانوی' مولانا سراج احمد امروٹی' مولانا میاں عبدالعزیز' مولانا قاری جمیل احمد' مولانا مفتی محمد جمیل خان' مولانا اللہ وسایا' مولانا عبدالرحمن مجاہد نے خطاب کرتے ہوئے حکومت کو متنبہ کیا کہ اگر قادیانیت سے متعلق ترامیم کے سلسلے میں یا اسلامی دفعات کے سلسلے میں کسی قسم کی لچک پیدا کرنے کی کوشش کی گئی' تو سخت مزاحمت کی جائے گی' یہ قوم قادیانیت کے سلسلے میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کرے گی' ان علما کرام نے کہا کہ ایک طرف حکومت نے آئین معطل کیا ہوا ہے جس کی وجہ سے تمام دفعات معطل ہیں' دوسری طرف قادیانی گروہ پروپیگنڈہ کر رہا ہے کہ قادیانیت سے متعلق ترامیم ختم کر دی گئیں ہیں' تیسری طرف قادیانی گروہ مساجد کی شکل میں عبادت گاہیں بنا رہے ہیں۔ صورت حال نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جاں نثاروں کو مشکل میں ڈال دیا ہے۔ اگرچہ وزارت قانون نے وضاحت جاری کر دی ہے لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کو اطمینان نہیں' اس لئے حکومت کو عبوری آئین میں ان دفعات کو شامل کر دینا چاہئے۔ مسلمانوں کی ترجمانی کرتے ہوئے علماً دین نے بہت سخت مؤقف اختیار کیا ہے' کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا مسئلہ تھا۔ کانفرنس میں شریک سامعین میں بھی بہت زیادہ جوش و خروش اور وہ علماً کرام کے حکم کے منتظر تھے۔ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ جنرل مشرف کو مخاطب کر کے کہا کہ قادیانی دنیا کے ہر مسلمان کے نزدیک غیر مسلم ہیں' جنرل مشرف' پوری دنیا بھی قادیانیوں کو مسلمانوں کے زمرے میں شامل نہیں کر سکتے' اس لئے جنرل مشرف یا کوئی اور اس ہول میں جتلانہ ہو کہ وہ قادیانیوں سے متعلق آئینی ترامیم کو ختم کر دے گا لیکن ہم صرف جنرل مشرف کی خیر خواہی چاہتے ہیں اس لئے اس کو متنبہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اگر حکومت نے بھی کوئی کوشش کی تو حکومت ختم ہو جائے گی' سابقہ حکومتوں سے موجودہ حکومت کو عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ کانفرنس میں درج ذیل قراردادیں منظور کی گئیں:

قراردادیں

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت منعقدہ ختم نبوت کانفرنس کے تمام شرکا وزارت قانون کی جانب سے جاری کردہ وضاحت کہ آئین معطل ہونے کے باوجود قادیانیت سے متعلق ترامیم حسب سابق باقی ہیں اور قادیانی' لاہوری جو کہ اپنے آپ کو احمدی کہنے والے غیر مسلم ہیں

کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے چیف ایگزیکٹو پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ بذات خود اس کا اعلان کریں اور مسلمانوں کا اضطراب دور کرنے کے لئے عبوری آئین میں قادیانیت سے متعلق ترامیم شامل کریں۔

☆...... ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کے قادیانیوں کو امتناع قادیانیت آرڈیننس کا پابند بنایا جائے اور مساجد کی شکل میں بنائی جانے والی قادیانی عبادت گاہوں کی شکلیں تبدیل کرنے کا حکم جاری کیا جائے' لاہور کی قادیانی عبادت گاہ میں مینارے کی تعمیر روکی جائے اور راولپنڈی کی قادیانی عبادت گاہ کو مری روڈ توسیعی منصوبے میں شامل کرکے پروگرام کے مطابق منہدم کیا جائے۔

☆...... ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ کلیدی آسامیوں خاص کر احتساب بیورو' پی آئی اے' سی اے اے اور حساس اداروں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے اور اقلیتی کوٹے کے مطابق قادیانیوں کا غیر اہم عہدوں پر تقرر کیا جائے۔

☆...... ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع آئین کی اسلامی دفعات کے تحفظ کا مطالبہ کرتے ہوئے موجودہ حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر جمعہ کی تعطیل بحال کی جائے اور عدالتی فیصلے کے مطابق ملک میں بلا سودی بینکاری کا نظام رائج کیا جائے اور ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

☆...... ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع ذرائع ابلاغ کے ذریعہ فحاشی کے فروغ اور موسیقی کے پروگراموں کے ذریعہ عریانی' فحاشی اور مغربی تہذیب کے پرچار کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ ٹی وی' اور ذرائع ابلاغ کا قبلہ درست کیا جائے اور فحاشی' عریانی کا دروازہ بند کیا جائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب نے ختم نبوت کانفرنس سکھر سے خطاب کرتے ہوئے قادیانیوں سے کہا کہ وہ اگر نجات اخروی چاہتے ہیں اور جہنم میں جلنا نہیں چاہتے تو وہ مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیج کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت میں پناہ لے لیں کیونکہ اس کے بغیر نجات ممکن نہیں' مرزا غلام احمد قادیانی خود آگ میں جل رہا ہے تو وہ دوسرے کو کیسے نجات دلا سکے گا؟ حضرت اقدس نے قادیانیوں کو انتہائی دل سوزی سے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ اس لئے قادیانیوں کو مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی دعوت اسلام قبول کرلینی چاہئے تاکہ آخرت میں شفاعت نصیب ہو۔

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کی ہمشیرہ کا انتقال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کی ہمشیرہ' مفکر اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی صاحبزادی کا گزشتہ دنوں نشتر ہسپتال ملتان میں انتقال ہوگیا' انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت ہی نیک' صالحہ خاتونؒ تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ تمام جاں نثاران ختم نبوت سے درخواست ہے کہ ان کے لئے خصوصی طور پر ایصال ثواب کا اہتمام کریں۔ حضرت قبلہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ' حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا بشیر احمد' مولانا مفتی محمد جمیل' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا خدا بخش' مولانا اسمٰعیل شجاع آبادی' مولانا محمد علی صدیقی' مولانا غلام مصطفیٰ' مولانا غلام حسین' مولانا فقیر اللہ اختر' حافظ محمد ثاقب' مولانا احمد بخش' قاضی احسان احمد' مولانا عزیز الرحمٰن ثانی' مولانا محمد اشرف کھوکھر' مولانا سعید احمد جلالپوری' محمد انور رانا' جمال عبدالناصر' عبدالستار' کمال شاہ' تنویر احمد' اللہ وارث' ریاض الحق' عبداللطیف طاہر' سید اطہر عظیم نے ایک تعزیتی بیان میں ایصال ثواب کرتے ہوئے مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری اور مرحومہ کے اہل خانہ سے دلی تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

☆☆☆ ...... ☆☆☆

قادیانی جماعت سے چند سوالوں کے جواب کا جواب

روزنامہ جنگ لندن میں راقم کا ایک مراسلہ بعنوان "مرزا طاہر سے چند سوال" ۳۱ جولائی ۱۹۹۹ء شائع ہوا تھا قادیانی جماعت کے سربراہ تو اس کا جواب نہ دے سکے لیکن جماعت کی غلامی کا دعویٰ کرنے والے ابو ظفر چوہان صاحب کی طرف سے راقم کے مراسلہ کا جواب ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۹ء کے جنگ میں شائع ہوا۔

سوال...... ۱۹۷۴ء کی پاکستانی پارلیمنٹ نے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیا اور اس فیصلہ کو جماعت نے تسلیم نہ کر کے آئین و قانون سے غداری کی ہے۔

جواب...... جماعت احمدیہ کے نزدیک پاکستانی پارلیمنٹ کی حیثیت قرآن پاک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پارلیمنٹ کے مقابلہ پر صفر ہے۔ حضور صلعم نے فرمایا ہے کہ جو ہمارا کلمہ پڑھتا ہے جو ہمارا ذبیحہ کھاتا ہے اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہے وہ مسلمان ہے اور ایسے شخص کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔

نیز فرمایا کہ چودھویں صدی میں آنے والے امام مہدی کا انکار کرنے والا میرا انکار کرنے والا ہوگا' اب آپ خود فیصلہ کر لیں کہ اس قسم کی شرابی اسمبلیاں اگر ہزار بھی ہوں تو ان کی کیا حیثیت ہے؟

صاحبزادہ صاحب اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے حکومت وقت پر زور دیں کہ وہ ۱۹۷۴ء کی ساری کارروائی کو جس میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے نشر کر دیں تاکہ عوام الناس کے سامنے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔ پتہ نہیں حکومت نے اس فیصلہ پر کیوں سانپ بٹھا دیا ہے یہ وہ اسمبلی تھی جس کے اسی فیصد ممبران شرابی تھے۔

پھر پتہ نہیں لوگوں کو یہ کیوں نظر نہیں آتا کہ اس نوے سالہ مسئلہ کے حل کرنے والے اور اس کارنامہ پر فخر کرنے والے ہیرو کا خدا تعالیٰ نے کیا حشر کیا اور اس کے بعض اس غیر شرعی فیصلہ کو بنیاد بنا کر احمدیت کو صفحہ ہستی سے مٹانے والے ہیرو ضیاءالحق کے ساتھ خدا تعالیٰ نے کیا عبرتناک سلوک فرمایا ہے وہ نہ زمین پر رہا نہ آسمان پر رہا۔ اور اب نوے سالہ مسئلہ کا کریڈٹ اپنے باپ کو دینے والی خاتون اور اس کے خاندان کا انجام بھی آپ کی آنکھوں کے سامنے ہے۔

تمہاری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں اور ابھی تو......

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

صاحبزادہ طارق محمود

الجواب: قادیانی جماعت کو خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ انہیں پاکستان کی پارلیمنٹ نے صرف غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے۔ قرآن اور صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کی پارلیمنٹ کا فیصلہ جھوٹے مدعی نبوت کے ماننے والوں کے لئے کچھ اور ہے۔ قرآن کی پارلیمنٹ میں ارتداد کی سزا فقط سزائے موت ہے۔ پاکستان کی پارلیمنٹ کا قادیانیوں کے بارے میں فیصلہ شرعی نکتہ نظر سے نہیں بلکہ اس کی حیثیت محض آئینی اور قانونی ہے۔ ۱۹۷۴ء کی پارلیمنٹ کے فیصلہ کے بعد قادیانیوں کو قانوناً تحفظ حاصل ہوا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ اس تحفظ کے دائرہ میں رہنا پسند نہیں کرتے پاکستان کی پارلیمنٹ کو شرابیوں کا طعنہ دے کر قادیانی اپنے مذہبی تشخص پر پردہ نہیں ڈال سکتے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی اور ان کے مذہبی عقائد کے حوالے سے پورے عالم اسلام کا وہی فیصلہ ہے جو پاکستان کی پارلیمنٹ کا فیصلہ ہے ہر وہ اسلامی ملک جس نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا کیا انہیں بھی شرابی کہا جائے گا؟ موتمر اسلامی' رابطہ عالم اسلامی کے علاوہ دنیا بھر کی اسلامی تنظیمیں قادیانیوں کو کافر قرار دیتی ہیں اور کورٹس سے لے کر سپریم کورٹ تک بشمول ہائی کورٹس اور وفاقی شرعی عدالت ان تمام عدل کے ایوانوں میں پاکستان پارلیمنٹ نے فیصلہ پر مہر تصدیق ثبت کی گئی ہے۔ ان تمام منصفوں اور ججوں کے بارے میں مراسلہ نگار کی کیا رائے ہے؟

جہاں تک کلمہ پڑھنے' ذبیحہ کھانے اور قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھنے کا تعلق ہے۔ اگر انہیں کافر نہیں کہا جاسکتا تو اسی معیار اور اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے کل روئے زمین کے وہ تمام مسلمان جو کلمہ پڑھتے' ذبیحہ کھانے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے مراسلہ نگار کی ان کے بارے میں کیا رائے ہے؟ مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ ماننے والا لاکھ کلمہ پڑھے' لاکھ ذبیحہ کھائے لاکھ قبلہ رخ ہو کر نمازیں پڑھے۔ قادیانی انہیں مسلمان نہیں بلکہ کافر سمجھتے ہیں یہ ان کے ایمان اور عقیدے

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

کا مسئلہ ہے 'مسیلمہ کذاب بھی کلمہ پڑھتا تھا' نیز وہ بھی کہا تا تھا' قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا تھا۔ اس کی اذان اور قرآن بھی یہی تھا اس کے باوجود جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی گردن مارنے کا حکم دیا تھا۔

مراسلہ نگار مرزا غلام احمد قادیانی کو خواہ مخواہ چودھویں صدی کا سچا امام مہدی بنانے پر زور لگا رہے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں کہ "نزول عیسیٰ کا عقیدہ ...... ایمانیات کا حصہ نہیں۔" یعنی اس کے ماننے یا نہ ماننے سے ایمان میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا۔ مرزا صاحب کے اصول عقیدہ کے مطابق اگر نزول عیسیٰ کا مسئلہ ایمان کا حصہ نہیں تو چودھویں صدی کے امام مہدی کا ماننا یا نہ ماننا کیونکر ایمانیات کا حصہ ہو سکتا ہے؟ مراسلہ نگار نے چودھویں صدی کا امام مہدی کے انکار سے متعلق حدیث کا کوئی حوالہ نہیں دیا۔ یہ محض خود ساختہ اور من گھڑت ہے' کتب احادیث میں اس کی کہیں سند نہیں ملتی۔

۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ قادیانی ولاہوری گروپ دونوں کا موقف سنا گیا' قادیانیت کی ساری گندگی کو پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا تب جا کر انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا' وقت کی حکومت نے اس کارروائی کو خفیہ رکھا۔ پارلیمنٹ میں موجود مولانا مفتی محمودؒ' مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا غلام غوث ہزارویؒ' مولانا مصطفی الازہری' چوہدری ظہور الٰہی سمیت محرکین یا کسی ممبر پارلیمنٹ نے کارروائی کو خفیہ رکھنے کا مطالبہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ حکومتی پالیسی کا حصہ تھا' یہ تو مراسلہ نگار کے روحانی پیشوا کا فرض بنتا تھا کہ وہ قومی اسمبلی میں پیش ہونے سے پہلے کارروائی کو اوپن رکھنے یا شائع کرنے کی شرط رکھتے یا کم از کم اسمبلی کی کارروائی کو خفیہ نہ رکھنے کا مطالبہ کرتے۔ اس وقت کی حکومت نے امن عامہ اور قادیانیوں کے تحفظ کے ضمن میں کارروائی کو خفیہ رکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔ جیسا کہ قومی اسمبلی کے اسپیکر صاحبزادہ فاروق علی خان نے ایک انٹرویو میں قومی اسمبلی کی کارروائی کو خفیہ رکھنے سے متعلق وضاحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ :

"ناموس رسالت ﷺ کا مسئلہ نازک اور حساس ہے مسلمان جان بھی قربان کر دینا ایک انتہائی معمولی بات سمجھتا ہے۔ لہٰذا کسی بھی خطرناک جذباتی صورت حال سے بچنے کے لئے اس کارروائی کا خفیہ رکھنا ہی مناسب تھا۔"

(انٹرویو سابق اسپیکر قومی اسمبلی صاحبزادہ فاروق علی خان جنگ میگزین ۲۲ تا ۲۸ / ستمبر ۱۹۹۸ء)

قادیانی گروہ اگر چاہتا ہے کہ جس اسمبلی میں انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا اس کی تمام کارروائی منظر عام پر آئے۔ تو وہ حکومت وقت سے مطالبہ کریں' اگر وہ چاہتے ہیں کہ ان کا پردہ مکمل چاک ہو جائے اور رہی سہی کسر بھی نکل جائے' تو ہم اس مطالبہ کی تائید کریں گے۔

مراسلہ نگار نے قادیانی مسئلہ حل کرنے سے متعلق سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو اور جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کے عبرتناک انجام کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے' وہ محض ان کا حسن ظن ہے' کسی کی موت پر ایسے جذبات اور تاثرات مناسب نہیں۔ تاہم وہ عبرتناک انجام کے حوالے سے اپنی جماعت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی' مرزا بشیر الدین محمود' چوہدری ظفر اللہ خان اور ڈاکٹر عبدالسلام کی موت پر کیوں غور نہیں کرتے؟ ہم چاہیں تو ان کے عبرتناک انجام کے حوالے سے بہت کچھ پیش کر سکتے ہیں لیکن اب ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ مرنے والوں سے متعلق ایسا انداز اور ایسی سوچ کمینگی کی علامت ہے۔

سوال ...... : حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے "آئینہ صداقت" کے صفحہ ۳۵ پر فرمایا کہ : "وہ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں خواہ انہوں نے ان کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر ہے"؟

جواب ...... : اول تو اس نام کی کوئی کتاب احمدیہ لٹریچر میں نہیں ہے تاہم بر سبیل تذکرہ عرض ہے کہ آپ کے خیال میں جن لوگوں نے آنحضرت صلعم کا نام بھی نہیں سنا وہ آپ کے نزدیک مسلمان ہیں یا کافر؟۔ پھر آپ بتائیں سچے امام مہدی کا انکار کس کا انکار ہے۔

الجواب ...... : مراسلہ نگار "آئینہ صداقت" نامی اپنی کتاب کے وجود سے منحرف ہیں۔ ہم چیلنج کے ساتھ انہیں یہ کتاب دکھانے کے لئے تیار ہیں۔ مرزا بشیر الدین محمود کی لکھی یہ کتاب ان کے کردار کی طرح قادیانیوں کے لئے شرمندگی کا باعث ہے۔ جس کی تاویلات میں انہیں خاصی مشکل پیش آتی ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ ایک طرف تو موصوف "آئینہ صداقت" کو احمدیہ لٹریچر کا حصہ ہی تسلیم نہیں کرتے جبکہ دوسری طرف وہ اسی پیش کردہ حوالہ کو اپنے نکتہ نظر سے درست ثابت کرنے کی کوشش بھی کر رہے ہیں۔ قطع نظر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی نبی کی نبوت اور رسالت پر بغیر نام سنے کیونکر ایمان لایا جا سکتا ہے؟ قادیانیوں اور مسلمانوں کے مابین اختلاف مسیح موعود یا امام مہدی کے مسئلہ پر نہیں۔ بلکہ مرزا صاحب کی ذات کے حوالے سے ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ ماننے والے آپ کے نزدیک سرے سے کافر ہیں۔

"جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول (مرزا صاحب) کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔" (تبلیغ رسالت ص ۲۷، ج ۹، مجموعہ اشتہارات مرزا غلام احمد قادیانی)

آئینہ صداقت کا حوالہ پیش کرنے کا مقصد یہ تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ ماننے والے قادیانی مذہب کے حوالے سے کافر اور جہنمی ٹھہرے تو صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کو نبی ماننے والے ہی صاحب ایمان اور مسلمان رہے۔ اس کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ قادیانی جماعت لاہوری گروپ والوں کو مرتد قرار دیتی ہے' حالانکہ اصطلاحی کافر سے مرتد وہ ہوتا ہے جو اسلام کو چھوڑ دے۔ قادیانی جماعت کے مؤقف کے مطابق لاہوری گروپ والے مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے صرف مجدد ماننے پر گزارا کرتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے علما مشائخ ہند کو خط لکھا تھا: "اس میں سلام مسنون' بسم اللہ الرحمن الرحیم" وغیرہ نہیں لکھی تھی' کیونکہ مرزا صاحب کافر سمجھتے تھے۔

سوال...... : جماعت احمدیہ کا جب سیاست سے تعلق نہیں تو پھر سال ۱۹۷۰ء میں پیپلز پارٹی کے ساتھ معاہدہ کیوں کیا تھا اور نصرت جہاں فنڈ قائم کرنے کا مقصد کیا تھا؟

جواب...... : سیاست سے تعلق رکھنا الگ بات ہے اور ووٹ کا استعمال کرنا الگ بات ہے' آخر ووٹ تو کسی نہ کسی کو دینا ہی تھا' چنانچہ جماعت احمدیہ نے چودھویں صدی کے اسلام دشمن مولویوں کو ووٹ دینے کی بجائے پیپلز پارٹی کو اسلامی مساوات کے منشور کی وجہ سے ووٹ دینا مناسب سمجھا ووٹ دینے کا مقصد سیاست میں حصہ لینا تھوڑا ہے جیسا کہ سرحد کے ریفرنڈم میں جماعت احمدیہ نے مسلم لیگ کو ووٹ دیئے تھے نصرت جہاں فنڈ خالص احمدی مستورات کا قائم کردہ فنڈ ہے جو غیر ممالک میں مساجد بنانے پر صرف ہوتا ہے۔

الجواب...... : پاکستان میں رہنے والے ہر شہری کو ووٹ کے استعمال کا حق ہے۔ ذاتی حیثیت میں ووٹ دینا اور جماعتی حیثیت کے ووٹ دینے میں بڑا فرق ہے۔ ۱۹۷۰ء کے عام انتخابات میں مراسلہ نگار کی "جماعت احمدیہ" نے جماعتی حیثیت میں انتخابی معاہدہ کے تحت ووٹ دینے کا فیصلہ کیا تھا' جب کوئی جماعت دوسری جماعت سے اس طرح کا معاہدہ کرتی ہے تو یہ عملی سیاست سے وابستگی کی دلیل ہوتی ہے' قادیانی جماعت نے ہمیشہ دعویٰ کیا ہے کہ اس کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں' وہ محض ایک دینی جماعت ہے' دینی جماعتیں اس طرح نہ انتخابی معاہدے کرتی ہیں اور نہ ہی انتخابی مہم کے لئے فنڈ مہیا کرتی ہیں۔ مراسلہ نگار نے نصرت جہاں فنڈ کے متعلق بتایا کہ وہ قادیانی عورتوں کا فنڈ ہے جس سے غیر ممالک میں مساجد تعمیر ہوتی ہیں...... بے شک...... لیکن ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں اسی فنڈ سے لاکھوں روپے پیپلز پارٹی کی انتخابی مہم میں صرف کیا گیا۔ خدام الاحمدیہ اور لجنا اماء اللہ تنظیم کی قادیانی عورتوں نے پیپلز پارٹی کی "اسلامی مساوات" کو کامیاب کرنے میں دن رات ایک کیا۔

۱۹۷۰ء کے بعد ملکی انتخابات میں قادیانی جماعت نے پھر کبھی اس انداز سے حصہ نہیں لیا۔ چونکہ قادیانی جماعت کو معلوم تھا کہ پیپلز پارٹی سیکولر جماعت ہے' بھٹو صاحب مولویوں کے خلاف ہیں' ان کے ہاتھ مضبوط کرنے سے انہیں مکمل تحفظ حاصل ہوگا' ان کے مفادات محفوظ رہیں گے' لیکن خدا تعالیٰ کی قدرت کا معاملہ اس کے برعکس ہوا۔

جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

سوال...... : ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں ربوہ میں بلیک آؤٹ کی خلاف ورزیاں کی جاتی رہی ہیں؟

جواب : ...... کیا ربوہ والے اپنے پیارے شہر ربوہ کو تباہ کرنے کے درپے تھے؟ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں جو کارہائے نمایاں احمدی جرنیلوں اور احمدی پائلٹوں نے انجام دیئے کوئی سچا پاکستانی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ جنرل عبدالعلی ملک اور جنرل ملک اختر حسین کون تھے؟

الجواب...... : یہی تو ہمارا اعتراض ہے کہ جناب مگر سابقہ ربوہ بلیک آؤٹ کے باوجود محفوظ رہا' بھارتی جنگی جہازوں کا اصل ٹارگیٹ سرگودھا تھا' جو قادیانیوں کے شہر کے نزدیک ہے۔ حیرانی کی بات یہ کہ بھارتی ایئر فورس کے حملہ آور جہازوں کو ربوہ کی روشنیاں تو نظر نہ آتی تھیں لیکن اندھیرے میں سرگودھا نظر آجاتا تھا۔ مراسلہ نگار نے ہمارے دعویٰ کی تردید نہیں کی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران بلیک آؤٹ کی خلاف ورزی کی صورت میں واپڈا نے ربوہ کا کنکشن کاٹا تھا۔ یہ اقدام ایئر فورس کی شکایت پر اٹھایا گیا تھا' اس سے بڑا وطن دشمنی کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔

فی ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں قادیانی جرنیلوں اور پائلٹوں نے کس کھاتہ میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے؟ جماعت احمدیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک تو جہاد ہی حرام ہے' بلکہ خانہ ساز نبوت کا ڈھونگ محض منسوخی جہاد کے لئے رچایا گیا تھا۔ تنسیخ جہاد کا عقیدہ جب قادیانیوں کے ایمان کا حصہ تو قادیانی افسران نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں کس نیت اور کس جذبہ کے تحت حصہ لیا تھا؟

"میں نے ممانعت جہاد...... کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔"

(تریاق القلوب ص ۱۵ مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا غلام احمد قادیانی نے تو جہاد کو فرسودہ رسم اور قطعی حرام قرار دیا تھا:

'One of the main points of Ghulam Ahmad's has then Refection of holy wars and forcible conversion'

(Africa Speech:33)

کیا مراسلہ نگار اس حقیقت سے انکار کرسکتے ہیں کہ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ قادیانی سازش کا نتیجہ تھی۔ اس سازش میں جنرل ملک اختر حسین اور جنرل عبدالعلی برابر کے شریک تھے۔ قادیانی جماعت کے رہنماؤں اور مسلح افواج کے اعلیٰ عہدوں پر فائز مرزائی جرنیلوں نے اپنے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشگوئی کے مطابق کشمیر کی فتح کا سہرا اپنے سر باندھنے کا ایک پلان بنایا تھا۔ اس پلان کو "جبرالٹر" کا خفیہ نام دیا گیا تھا۔ معاصر روزنامہ جنگ کے کالم متقاضی نہیں ورنہ ہم اس عنوان سے ساری تفصیل بیان کرتے' اور تمام شواہد اور حقائق قارئین کی خدمت میں پیش کرتے کہ قادیانی جرنیلوں نے وطن عزیز کی سلامتی اور دفاع کے خلاف کس قدر گھناؤنا کردار ادا کیا۔

الحمدللہ! ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے حوالے سے "قادیانی سازش" سے متعلق دو ثقہ اور ذمہ دار گواہ قوم مجید نظامی ایڈیٹر نوائے وقت اور سابق جسٹس جاوید اقبال ابھی زندہ ہیں۔ دونوں اس بات کے شاہد ہیں کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ قادیانی جرنیلوں کی سازش تھی۔ سابق وزیر خارجہ میاں ارشد حسین کے حوالے سے پروفیسر منور مرزا کا مضمون ہفت روزہ "زندگی" ۱۵ تا ۲۱ دسمبر ۱۹۸۹ء شائع ہوا تھا۔ اس کے علاوہ قدرت اللہ کے شہادت نامہ صفحہ ۸۸۴ اور عجمی اسرائیل ص ۳۲ مقدس کاشمیری میں وہ تمام شواہد اور حقائق کو پڑھا جاسکتا ہے۔ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے علاوہ احمدی ریاست کے قیام کی ایک سازش بھی تھی۔ ۴/ اگست ۱۹۶۵ء کا جنگ اخبار اسی خبر کا گواہ ہے کہ جنگ سے ہفتہ عشرہ پہلے قادیانی جماعت کا یورپی کونشن لندن میں منعقد ہوا تھا جس میں برسر اقتدار آنے کا منشور بیان کیا گیا تھا' یہ حکومت کہاں قائم رہنے والی تھی؟

سوال :...... مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی قبر پر وصیت نامہ کی صورت میں کتبہ تحریر ہے کہ : "حالات سازگار ہوتے ہی میت کو قادیان پہنچایا جائے۔"؟

جواب :...... کیا اسلام بطور امانت تدفین کی اجازت نہیں دیتا تو پھر اعتراض کیسا؟ ہر آدمی کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی تدفین پاک اور طیب زمین میں ہو ہمارے لئے سب سے زیادہ مقدس زمین مکہ اور مدینہ ہے اس کے بعد قادیان مکہ اور مدینہ میں جانا ہمارے لئے آپ نے ناممکن بنادیا تو اب قادیان میں تدفین پر بھی آپ ناک بھوں چڑھا رہے ہیں اس کا ہمارے پاس کیا علاج ہے؟

الجواب :...... قادیانی اپنے تمام مردے چناب نگر یعنی اپنے ہیڈ کوارٹرز میں امانتاً دفن کرتے ہیں۔ اسلام بے شک بطور امانت تدفین کی اجازت دیتا ہے لیکن بلاوجہ امانتاً تدفین کا اسلام میں کوئی تصور نہیں' قادیانی اگر پاکستان کو اپنا وطن سمجھتے ہیں اس کی مٹی سے محبت کرتے ہیں' تو پھر مادر وطن کی سرزمین کی بجائے قادیان کی مٹی میں دفن ہونے کے لئے یہاں بطور امانتاً دفن ہونا کونسی سعادت مندی ہے؟

رہا مسئلہ مقدس اور روحانی جگہوں پر دفن ہونے کا تو مکہ و مدینہ کی افضلیات تو مسلمہ ہے ہی لیکن ان کے علاوہ بھی بے شمار مقدس جگہیں ہیں جہاں دفن ہونے کی خواہش کی جاسکتی ہے۔ کربلا' بغداد' نجف' قادیان سے زیادہ متبرک اور طیب جگہیں ہیں' بعض علاقوں میں صحابہ کرامؓ کی قبروں کی موجودگی کے باعث وہ جگہیں اعلیٰ فضیلت کی حامل ہیں۔ قادیانیوں کی سوئی صرف قادیان پر ہی رکتی ہے' کیا یہ حقیقت نہیں کہ قادیانی اپنے لائی مرکز قادیان کو مکہ اور مدینہ سے بھی افضل سمجھتے ہیں؟ (نعوذباللہ)

☆ "قادیان میں مکہ و مدینہ والی برکات ہوتی ہیں۔"

(مرزا محمود ۱۱/ دسمبر ۱۹۳۲ء الفضل)

زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(درثمین اردو کلام مرزا صاحب ص ۵۲)

☆ "مقام قادیان وہ مقام ہے جس کو خدا تعالیٰ نے تمام دنیا کے لئے ناف کے طور پر فرمایا ہے اس کو تمام جہانوں کے لئے ام قرار دیا ہے۔"

(خطبہ مرزا محمود اخبار الفضل ۳/ جنوری ۱۹۲۵ء)

☆ "انا انزلنا قریباً من القادیان...... قرآن قادیان کے قریب نازل ہوا۔"

(ازالہ اوہام)

☆ "تین شہروں کا قرآن میں ذکر ہے: مکہ' مدینہ اور قادیان"

(ازالہ اوہام ص ۳۴ حاشیہ روحانی خزائن ص ۱۴۰ ج ۳)

مرزا بشیر الدین کے وصیت نامہ کی اصل حقیقت یہ ہے کہ تقسیم کو انہوں نے دل سے قبول نہیں کیا۔ اکھنڈ بھارت ان کا الہامی عقیدہ ہے' چونکہ ان کا لائی مرکز بھارت میں ہے۔ اس لئے قادیانی مردوں کو امانتاً دفن کیا جاتا ہے" سازگار حالات" سے

مرزا و پاکستان کا ٹوٹنا اور بھارت سے ملنا ہے ' اپنے آبائی روحانی نورانی نام نہاد مرکز کو پانے کی خواہش ان کے ایمان و یقین کا حصہ ہے اور ان کے بڑوں کی پیشگوئیاں بھی ان کے یہاں خانہ دماغ کی چغلی کھاتی ہیں۔

سوال :...... جماعت احمدیہ پاک بھارت تقسیم کے خلاف تھی اور اکھنڈ بھارت جماعت کا الہامی عقیدہ ہے ؟

جواب :...... مراسلہ نگار تاریخ پاکستان سے ناواقف ہیں ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ۱۹۳۵ء میں ان جیسے لوگوں سے تنگ آکر قائد اعظم روٹھ کر لندن چلے گئے تھے ان کو منانے والے مرزا بشیر الدین محمود احمد ہی تھے۔ جناح صاحب کی وہ تقریر پڑھ لیں جو انہوں نے جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد لندن میں مولانا عبدالرحیم اور مربی سلسلہ احمدیہ مقیم لندن اور زیڈ اے سلہری کی موجودگی میں ہندوستان روانگی کے وقت فرمائی تھی ' پاکستان جماعت احمدیہ کی کاوشوں اور دعاؤں کا ثمر ہے اور جناح صاحب اس جماعت کو ہمیشہ تحسین کی نظر سے دیکھتے رہے ہیں اکھنڈ بھارت کا خواب دیکھنے والے عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری جیسے چودھویں صدی کے علماً تھے جنہوں نے حضرت قائد اعظم کو کافر اعظم کا خطاب دیا تھا۔ (خاکم بدہن)

الجواب :...... مراسلہ نگار نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ پاکستان جماعت احمدیہ کی کاوشوں اور دعاؤں کا ثمر ہے۔ ایک طرف تو یہ دعویٰ اور دوسری مرزا بشیر الدین کا یہ دعویٰ کہ تقسیم عارضی ہے اور اس پر ہم مجبوراً راضی ہوئے۔

"میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے لیکن قوموں کی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے ...... یہ اور بات ہے ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح پھر متحد ہو جائیں۔"

(روزنامہ الفضل ۱۷/ مئی ۱۹۴۷ء)

مراسلہ نگار بتائیں کہ کونسا دعویٰ حقیقت پر مبنی ہے ؟

"بہر حال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ بھارت بنے اور ساری قومیں باہم شیر و شکر ہو کر رہیں۔"

(روزنامہ الفضل ۵/ اپریل ۱۹۴۷ء)

پاکستان بنانے کا لیبل لگانے والے خود حقائق کو مسخ کر رہے ہیں ' اگر جماعت احمدیہ پاکستان بنانے میں مخلص تھی تو پھر تقسیم کی مخالفت اور اکھنڈ بھارت پر یقین کیسا؟ حد بندی کمیشن جن دنوں بھارت ' پاکستان کی حد بندی کی تفصیلات طے کر رہا تھا کانگریس اور مسلم لیگ کے نمائندے اپنا اپنا مؤقف بیان کر رہے تھے ' مسلم لیگ کی طرف سے چوہدری ظفر اللہ خان وکالت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ باؤنڈری کمیشن اس وقت ورطہ حیرت میں پڑ گیا جب جماعت احمدیہ کی طرف سے الگ میمورنڈم (محضر نامہ) پیش کیا گیا ' جس میں قادیانی جماعت نے اپنے بانی کے مولد و مسکن قادیان کو ویٹی کن سٹی قرار دینے کا مطالبہ کیا تھا۔ جماعت احمدیہ کے میمورنڈم میں قادیانیوں کے علیحدہ مذہب ' سول و فوجی ملازمین کی مبالغہ آمیز تعداد ' کیفیت اور آبادی کی تفصیلات درج ہیں کچھ مدت پہلے حکومت پاکستان کی طرف سے شائع ہونے والی کتاب "پارٹیشن آف پنجاب" صفحہ ۴۲۸ تا ۴۶۹ میں قادیانی عرضداشت اور اس کی جملہ تفصیلات موجود ہیں۔ یہ بھی تاریخی حیثیت ہے کہ قادیانی جماعت نے ریڈکلف کمیشن کو اپنا نقشہ بھی پیش کیا ' جس میں قادیانیوں کی آبادی کو مسلمانوں سے علیحدہ ظاہر کیا گیا۔ جماعت احمدیہ نے یہ نقشہ ۱۹۴۰ء میں تیار کیا تھا ' حد بندی کمیشن کو الگ میمورنڈم پیش کرنے کا افسوسناک پہلو یہ تھا کہ چوہدری ظفر اللہ خان ایک طرف تو پاکستان کیس کی وکالت کر رہے تھے ' جبکہ دوسری طرف اپنی جماعت کی ترجمانی کر رہے تھے۔ اس واردات سے نہ صرف گورداسپور کا ضلع پاکستان سے گیا بلکہ بھارت کو کشمیر ہڑپ کرنے کا موقع بھی میسر آگیا۔ اس میں شک نہیں کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور احرار نے بھی قیام پاکستان کی مخالفت کی تھی۔ یہ ان کی سیاسی رائے تھی انہوں نے قیام پاکستان کے بعد نہ صرف پاکستان کی حقیقت کو ذہنی ' قلبی طور پر تسلیم کیا بلکہ استحکام پاکستان ' اس کی سالمیت و بقا اور دفاع کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کردیں۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ وہ واحد رہنما تھے جنہوں نے قیام پاکستان کے بعد کھلے بندوں اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے احرار کی سیاسی حیثیت کو ختم کر کے اپنے سرفروشوں ' جیالوں اور رضاکاروں کو مسلم لیگ کی نیم عسکری تنظیم نیشنل گارڈ میں بھرتی ہونے کا حکم دیا تھا ' اس کے برعکس قادیانی پیشواؤں کی جانب سے پاکستان کی مخالفت رویاؤں اور الہاموں کی بنیاد پر کی گئی۔ مولانا مرتضیٰ احمد خان کے بقول :

"اکھنڈ بھارت کی حماقت کا جذبہ تو مرزا محمود کے رویا اور الہام پر مبنی تھا لیکن پاکستان کی حماقت کا اظہار محض واقعات کی رفتار کا نتیجہ ہے ' جس کے لئے مرزائیوں کے پاس کوئی رویائی یا الہامی سند موجود

نہیں۔ (پاکستان میں مرزائیت ص ۲۷)

مراسلہ نگار نے روایتی بددیانتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سید عطاء اللہ شاہ بخاری پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے بانی پاکستان محمد علی جناح کو کافر اعظم کہا تھا۔ یہ تاریخی حقائق کو مسخ کرنے کے مترادف ہے' وہ شخصیت کوئی اور تھی جنہوں نے یہ جملہ کہا تھا تاہم یہ حقیقت ہے کہ شاہ جیؒ نے اس پر ناگواری کا اظہار کیا تھا۔

سوال :...... مرزا بشیر الدین محمود احمد کی جماعت احمدیہ کے چند گستاخوں نے کردار کشی کی تھی جماعت نے اس کا کوئی جواب کیوں نہیں دیا؟

جواب :...... کاش مراسلہ نگار ان گستاخوں کے انجام کو بھی دیکھ لیتے جو خدا تعالیٰ نے آسمانی عذاب اور ذلت کا جواب ان کو دیا ہے اس کے بعد کسی جواب کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے۔

الجواب :...... مرزا بشیر الدین کے حقیقی کردار پیش کرنے والوں کے انجام سے متعلق کا نہیں کہا گیا تھا بلکہ آنجہانی کے متعلق جماعت احمدیہ کے گستاخ جو کچھ منظر عام پر لائے' اس سے متعلق پوچھا گیا تھا بشری تقاضوں کے تحت ہر شخص غلطی اور خطا کا پتلا ہے۔ لیکن مرزا بشیر الدین کے گھناؤنے کردار کے حوالہ جو دستاویز جماعت احمدیہ کے باغیوں نے مرتب کی تھی وہ ان کے مقام و مرتبے کے برعکس تھی۔ ہر پڑھنے والا کانپ اٹھتا ہے۔

کس بت کدہ میں بیاں کروں تو صنم کہیں ہری ہری

مراسلہ نگار نے ہمیں ان گستاخوں کے انجام پر غور کرنے کو کہا ہے۔ زیادہ سے زیادہ ان کا انجام موت کے علاوہ کچھ نہیں ہوا' مرنا تو ہر ایک نے ہے ہی۔ منظر ملتانی' صالح نور وغیرہ کو پہلے بچپن میں اور بہت عرصہ بعد بھی دیکھا' ہم نے تو ان کے انجام میں ایسی کوئی بات نہیں دیکھی کہ دل دہل جائے۔

سوال :...... پاکستان کی سب عدالتوں نے قادیانی جماعت کے خلاف فیصلے صادر کئے ہیں' جماعت احمدیہ ان فیصلوں کو کیوں تسلیم نہیں کرتی؟

جواب :...... ہمارے مقدمات آسمانی عدالت میں ہیں اور انہی کو ہم تسلیم کرتے ہیں' آسمانی عدالت تو فیصلہ سنا چکی ہے کیا آپ کو نظر نہیں آتا۔ سنئے پاکستان کے در و دیوار کیا دہائی دے رہے ہیں؟ کہ "دنیا کی کوئی مصیبت ایسی نہیں جو پاکستان میں وارد نہیں ہوتی۔" آپ اور کیا فیصلہ سننا چاہتے ہیں ان ظالم عدالتوں کے ظالمانہ اور غیر اسلامی فیصلوں کے بعد پاکستان کے گھر گھر سے دہائی دہائی کی آواز آرہی ہے اور کن عذابوں کو آواز دے رہے ہیں۔

الجواب :...... قادیانیوں کی مذہبی حیثیت سے متعلق صرف پاکستانی عدالتوں نے ہی ان کے خلاف فیصلہ نہیں دیا' بلکہ بیرون ملک کی بعض عدالتوں نے بھی ان کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کی ہے۔ اب اگر قادیانی کسی ملک کی پارلیمنٹ' عدالت' اسلامی برادری' مختلف بین الاقوامی اسلامی تنظیموں اور بے شمار اسلامی حکومتوں کے فیصلہ کو بھی نہیں مانتے۔ تو ان کی مرضی کیا یہ تمام آسمانی فیصلے نہیں تو کیا ہیں؟ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد جو افتاد ان کے گھروں اور بالخصوص ان کے مرکز چناب نگر میں آئی۔ مراسلہ نگار اس پر بھی غور کر لیا کریں۔ مرزا طاہر کے فرار نے انہیں اقلیت کو بے یار و مددگار چھوڑ کر انہیں غیر یقینی صورت حال میں مبتلا کر دیا ہے۔ قادیانی نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد کا مغربی جرمنی اور دوسرے یورپی ممالک میں منتقل ہونا زیادہ خوش کن نہیں' مراسلہ نگار اپنے مرکز میں اندرخانہ "اخلاقی صورت حال" پر بھی غور فرمائیں۔ سمجھدار کے لئے اشارہ کافی ہے۔ عذاب پاکستان کے گھر گھر نہیں آپ کے گھر آیا ہوا ہے۔

سوال :...... کہ ایک گستاخ اور جماعت کا دشمن سے ان کے حروف ابجد پر مارا جائے گا۔

جواب :...... حروف ابجد حساب سے گنتی کے باون (۵۲) عدد بنتے ہیں یعنی وہ باون سال کی عمر میں قدم رکھے گا اور ہلاک کیا جائے گا علما کا ایک گروہ اس کو وقت کے صدر پاکستان ضیاء الحق مرحوم کے پاس گیا اور عرض کی کہ بھٹو اس سال پھانسی نہ دیں' اگلے سال دے دینا کیونکہ اس طرح تو مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری ہو جائے گی' مگر خدائی کلام کو کونسی طاقت ٹال سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی پیشگوئی جماعت احمدیہ کے مخالف ترین انسان کے ہاتھوں سے پوری کر کے اپنے قادیانی ہونے کا ثبوت دیا اور احمدیت اور حضرت مسیح موعود کی صداقت پر مہر ثبت کر دی۔ یاد رہے کہ یہ پیشگوئی اس وقت کی ہے جب کہ بھٹو کے والد بھی ابھی پیدا نہ ہوئے تھے' مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک اس شخص نے پیدا ہونا تھا اور اس نے یہ کارروائی کرنی تھی۔

الجواب :...... مراسلہ نگار کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ پیشگوئی اس اس وقت کی ہے جب بھٹو صاحب کے والد بھی پیدا نہ ہوئے تھے۔ کیا ہی اچھا ہوتا مرزا صاحب ۵۲ عدد کے ساتھ جماعت کے دشمن کا نام بھی پیشگوئی میں شامل کر کے مکمل ولایت کا ثبوت دے دیتے۔ مرزا صاحب کی تمام پیشگوئیاں غلط ثابت ہوئیں۔ مذکورہ بالا پیشگوئی کے متعلق کیا کوئی پڑھا لکھا آدمی یہ کہہ سکتا ہے کہ واقعتاً یہ بھٹو صاحب کے بارے میں تھی۔ جب بھٹو صاحب ۱۹۷۰ء میں

باقی صفحہ ۲۳ پر

تحفظ ناموس رسالتؐ ایکٹ میں تبدیلی اور امریکی عزائم

غیر مسلم متعصب قوتوں نے مسلمانان عالم میں انتشار و نفاق کے لئے مختلف جال پھیلا رکھے ہیں۔ معاشی امداد' تجارتی چالیں' ہمارے بجٹ میں آئی ایم ایف' ورلڈ بینک کی بھرپور مداخلت' اپنی شرائط کی راہ ہموار کرنے کے لئے اقلیتوں کی بے باکی' فرقہ وارانہ تنازعات میں آئے روز اضافہ' شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں تسلسل کے ساتھ گستاخیاں یہ تمام مذموم مقاصد چھپے ہوئے ہیں کہ وہ مسلمان ملکوں کے ذمہ داروں میں احساس ختم کر کے انہیں غیر ذمہ دارانہ روش پر چلا سکیں............ (مدیر)

جناب کلیم اللہ صاحب

"امریکہ کے لئے سوویت یونین روس کے انہدام کے بعد' سب سے بڑا خطرہ جسے اول نمبر کی حیثیت حاصل ہوئی' وہ بنیاد پرستی تھی۔ اسلامی بنیاد پرستی امریکہ کے لئے ایک عظیم مسئلہ بن گئی' جس نے اس کا سکھ چھین لیا۔ امریکی ماہرین کے مطابق اگر دنیا میں کوئی چیز اس کے واحد سپر پن کے راستے میں مزاحمت کر سکتی ہے تو وہ یہی اسلامی بنیاد پرستی ہے جو مسلمانوں میں اللہ کی وحدانیت اور رسول اللہؐ کی رسالت کی روح کو زندہ رکھ کر کسی بھی جابر' ظالم سے ٹکرانے کی مسلمانوں کو ہمت اور قوت بخشتی ہے۔

امریکہ دنیا پر یہ ثابت کرنے کے لئے کہ وہ ہر قسم کی بنیاد پرستی کے خلاف ہے' رسماً ہر مذہب کی بنیاد پرستی کی مخالفت شروع کر رکھی ہے۔ حالانکہ اس کا اصل ہدف صرف اور صرف اسلامی بنیاد پرستی ہے۔ اس سوچ کو تحلیل کرنے کے لئے ظلم کی ہر حد سے گزر جاتا ہے۔ مسلم سربراہان پر اس قدر اس سے انکار کی اہمیت و ضرورت کو اجاگر کرنے میں وہ کامیاب رہا ہے کہ خانہ کعبہ کا طواف کر کے کعبۃ اللہ سے باہر آنے والے حکمران کسی وقت بھی ایسا کہنے میں عار محسوس نہیں کرتے اور واشگاف کہتے ہیں کہ: "ہم بنیاد پرست نہیں" قدامت پرستی کو پسند نہیں کرتے حالانکہ قدامت کو بنیاد بناتے ہوئے وہ حج کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ امریکہ کا خوف اس وقت ہمارے حکمرانوں کے سروں پر ننگی تلوار کی طرح لٹک رہا ہے۔ اس لئے انہوں نے تمام دیگر معاملات اور امت مسلمہ کے مفادات کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ ہمارے حکمرانوں و وزراء نے امریکہ کو حاضری لگوانے کے لئے کوئی موقع بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔

مسلم بنیاد پرستی کا سیلاب روکنے کے لئے پچھلے دنوں بڑے عجیب و غریب واقعات رونما ہوئے۔ عیسائیوں نے یہودیوں کو اس الزام سے بری کر دیا کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کو پھانسی لگوانے کے جرم میں شریک تھے۔ ویٹی کن سٹی میں پوپ پال کے اس اعلان کے بعد اسرائیلی وزیر اعظم خود پوپ سے ملنے گئے اور وزیر اعظم نے ایک امانت یہ کہتے ہوئے پوپ پال کے سپرد کی کہ ہم نے ۳ ہزار سال تک اس کی حفاظت کی ہے۔ اب عیسائیوں کو یہ امانت سپرد کی جا رہی ہے اور ان سے توقع ہے کہ وہ اس کی حفاظت کے لئے اپنی بہترین صلاحیتیں بروئے کار لائیں گے۔ اس کو عیسائیوں نے اپنی امان میں لے لیا ہے' کسی بھی ذریعہ سے اس کی خبر نہیں ہو سکی کہ وہ امانت کیا تھی؟ لیکن اندیشے' وسوسے یہود و نصاریٰ کی اب تک کی اسلام کی شکست و ریخت کے لئے مشترکہ کاوشوں اور ان کے منصوبوں کی بدولت یہ اخذ کرنا کوئی مشکل نہیں کہ وہ یقیناً کوئی ایسی دستاویز ہو گی جس میں اسلام کی سربلندی و نشاۃ ثانیہ کی نشاندہی ہو گی۔ وہ ایسی خبر ہو گی جس کا عام ہونا یہود و نصاریٰ کی سیاسی و معاشی موت پر منتج ہوتا ہو گا۔ اس لئے انہوں نے اب تک اسے چھپا رکھا ہو گا۔ بہرحال اب تو انہوں نے اسلام دشمنی کی قوت پر اپنے آپ کو متفق و منظم کر لیا ہے۔

امریکہ اس تصور سے خود اتنے وسائل کے باوجود کانپ اٹھتا ہے۔ اس لئے اس نے مسلمانان عالم میں انتشار و نفاق کے لئے مختلف جال پھیلا رکھے ہیں۔ اس کی معاشی امداد' اس کی تجارتی چالیں' اس کی تعلیمی پسماندگی دور کرنے کے معاملات' صنعتی ذرائع میں اضافوں کے دعوے تمام کے تمام میں اس کے مذموم مقاصد چھپے ہیں کہ وہ مسلمان ملکوں کے ذمہ داروں میں احساس ختم کر کے انہیں غیر ذمہ دارانہ روش پر چلا سکے۔

ہمارے بجٹ میں آئی ایم ایف' ورلڈ بینک کی بھرپور مداخلت اپنی شرائط کی راہ ہموار کرنے کے لئے اقلیتوں کی بے باکی' فرقہ وارانہ تنازعات میں آئے روز اضافہ' شان مصطفیٰ ﷺ میں تسلسل کے ساتھ گستاخیاں' ایمانوں کے جذب و جوش کا معیار پرکھنے کا ذریعہ بنتا جا رہا ہے۔ ان گستاخوں کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے حکومت پر دباؤ ہو سکتا ہے۔ ابھی پچھلے دنوں رکن قومی اسمبلی جناب جولیش' پوپ پال سے پوپ کی حیثیت سے تعیناتی کا پروانہ لے کر پاکستان پہنچے تو انہوں نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کی اسمبلی کے فلور پر حضرت عیسیٰؑ کی پھانسی کا باب پڑھ کر سنایا۔ عیسائی یا دیگر اقلیتوں کو اپنے اپنے عقائد رکھنے کی بھرپور آزادی ہے لیکن پاکستان کی قومی اسمبلی میں قرآن کی بین آیات کی دھجیاں بکھیرنے کی اجازت چہ معنی دارد۔

ان خیالات کی روشنی میں راقم یہ واضح کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ ان سے پہلے حکمران بھی بنیاد پرستی سے بھاگ رہے تھے اور ان کی اسپیڈ بھی خاصی تیز ہے تو مسلمانان پاکستان کے خدشات کو کس طرح روکا جا سکتا ہے کہ یہ حضرات محافظ شان رسالت ﷺ ایکٹ میں ترمیم سے باز رہیں گے لیکن اس وقت کا تقاضا یہ ہے کہ حکومت اور عوام کے درمیان غلط فہمیوں کو پھیلنا نہیں چاہئے ورنہ امریکہ اور اس کے اتحادی تو مسلمانوں میں انتشار پھیلانا اپنا فرض مقدس تصور کرتے ہیں اور وہ یہی چاہتے ہیں کہ یہ خود ٹکرائیں اور اپنی قوت ضائع کریں تاکہ جو معمولی بچ جائے' اسے ختم کرنے میں آسانی ہو۔"

☆☆ ... ☆☆

انگریز کی جہاد دشمنی اور ہم

اسلام کی سربلندی کے لئے طاغوتی طاقتوں سے جہاد کرنا تاقیام قیامت فرض ہے جو ملت اسلامیہ کی بقا کی ضمانت ہے گوری اقلیت نے اسی عظیم جذبہ جہاد کو مفقود کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی سے نبوت کا دعویٰ کروایا تھا مرزا کے تمام دعاوی میں تضاد پایا جاتا ہے لیکن جہاد کے خاتمہ کے لئے تضاد نہیں ہے۔ آخر کیوں؟ جناب ذیشان حیدر صاحب تاریخی حقائق سے جواب دیتے ہیں۔............(مدیر)

ذیشان حیدر

برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کے سیاسی اقتدار کا سورج اسی وقت سے غروب ہونا شروع ہو گیا تھا جب انگریزوں نے ۱۶۰۰ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام سے ہندوستان میں تجارتی آمد و رفت شروع کی اور اسی تجارتی آمد و رفت کی آڑ میں انگریزوں نے اپنے ناپاک قدم ہندوستان پر جمانے شروع کر دیئے' لیکن چونکہ اس وقت جہانگیر کی حکومت بڑی مستحکم تھی اس لئے ان برص زدہ چہروں کو کھل کر سامنے آنے کا موقع نہ مل سکا' لیکن پس پردہ سازشوں کے جال بنے جانے لگے۔ جہانگیر کی وفات کے بعد اورنگزیب عالمگیر کو حکومت کی بھاگ دوڑ سنبھالنے کا موقع ملا تو اس نے انگریزوں کی سازشوں کی خبر لی اور ان سے تجارتی کوٹھیاں خالی کرادیں' لیکن انگریز اس وقت تک کافی مضبوط قدم جما چکے تھے اور رہی سہی کسر عالمگیر کی وفات کے بعد آنے والے مغل حکمرانوں نے پوری کر دی اور بجائے اتحاد و اتفاق سے حکومت چلانے کے آپس میں ہی دست و گریباں ہو گئے۔ انگریزوں نے اس سیاسی' مذہبی اور معاشی زوال کا پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ ۱۷۵۷ء میں نواب سراج الدولہ نے انگریزوں کو للکارا اور جس کے نتیجے میں جنگ پلاسی ہوئی' مگر میر جعفر اور دوسرے غداروں کی وجہ سے جنگ پلاسی کا فیصلہ انگریزوں کے حق میں ہو گیا پھر برطانوی حکومت نے میر جعفر کو کرسی اقتدار عطا کر کے پورے بنگال پر اپنا قبضہ جما لیا۔ اب انگریزوں کی مکارانہ نگاہیں میسور کی جانب تھیں۔ اس میدان میں برطانوی سامراج کے خلاف حیدر علی اور ٹیپو سلطان نے علم جہاد بلند کیا اور مردانہ وار لڑے لیکن میر صادق جیسے آستین کے سانپ نے ان مجاہدین اسلام سے بغاوت کر کے انگریزوں سے وفاداری کا اعلان کر دیا اور بالآخر ۱۷۹۹ء میں سلطنت میسور کو بھی شکار کر لیا گیا۔ غرض کہ انگریزوں نے عیاری اور مکاری کے ساتھ ہندوستان میں قائم مسلمانوں کی ساڑھے گیارہ سو سالہ حکومت کو ختم کر کے خود حکمران بن بیٹھے اور اسلام دشمنی کا کھل کے مظاہرہ کیا راتوں رات ان ملعونوں نے عدالتی اسلامی نظام کو معطل کر دیا' فتاویٰ عالمگیری اور فارسی زبان کو پابند سلاسل کر دیا گیا اور اپنے گندے اور غلیظ قوانین کو مسلط کیا گیا۔

جب انگریز ہندوستان پر پوری طرح قابض ہو گیا تو اس نے یہ جاننے کی کوشش کی کہ آخر وہ کونسا راستہ ہے جس کی بدولت مسلمان ہر دور میں غالب ہوتا رہا اور ہر سہارے تک حکومت کرتا رہا!؟ آخر دفاع کا وہ کونسا راستہ ہے تو اس مکار نے جان لیا کہ مسلمانوں کا دفاع جذبہ جہاد ہے۔ جس کی بدولت مسلمانوں نے ہر دور میں باطل طوفانوں کا رخ پھیر کر رکھ دیا ہے۔ لہٰذا اس دو ٹانگوں والے جانور نے جہاد کو مٹانے کے لئے اور امت مسلمہ کے نوجوانوں کے دلوں میں جہاد کے متعلق شک و شبہات پیدا کرنے کی خاطر اور جذبہ جہاد ختم کرنے کے لئے ہر ممکن کوششیں شروع کر دیں' تاکہ وہ نوجوان جس نے محمد بن قاسم اور سلطان صلاح الدین ایوبی بنا تھا' وہ نوجوان جس نے محمود غزنوی کی طرح بتوں کو توڑنا تھا' وہ نوجوان جسے ٹیپو سلطان' حیدر علی جیسے مرد مجاہد کی جگہ سنبھالنی تھی' ان نوجوانوں کو راہ راست سے بھٹکا سکے' ان کو گمراہ کر سکے' لہٰذا اس مردود نے جہاد کی روح کو ختم کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کذاب جیسے ملعون کا سہارا لیا' اسے پروان چڑھایا' اس کی رگوں میں خون کی جگہ عیاری' غداری' بے شرمی اور جھوٹ کا زہر بھرا اور اس بے ضمیر نے بھی کھڑے ہو کر قفل نبوت کو کھولنے کی کوشش کی۔ اس مردود نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے اسلامی تعلیمات کو مٹانا شروع کر دیا' سب سے زیادہ مخالفت اس مردود نے جذبہ جہاد کو مٹانے کے لئے کی۔ کیونکہ اس کو اپنے آباؤ اجداد (مسیلمہ کذاب وغیرہ) کے انجام کا پتہ تھا کہ کس طرح ان کے خلاف علم جہاد بلند کر کے خلیفہ اول یار غار اور پروانہ ختم نبوت حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کو مٹایا تھا مرزا قادیانی نے جہاد سے متعلق اس قدر جھوٹ

لکھا کہ شاید شیطان بھی شرما گیا ہوگا اور بے اختیار کہا ہوگا کہ:

میں سچ کہوں گا مگر اس سے ہار جاؤں گا
وہ جھوٹ بولے گا اور لاجواب کر دے گا

انگریزوں نے ہڈیاں پھینکیں اس نے دم ہلائی اور انگریز سے وفاداری اور اسلام سے غداری کی حدوں کو چھوا' چنانچہ لکھتا ہے:

"تیس برس تک میں تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا اور اپنے مریدوں میں یہی ہدایتیں جاری کرتا رہا کیونکہ ممکن تھا کہ ان تمام ہدایتوں کے برخلاف کسی بغاوت کے منصوبے کی میں تعلیم کروں' حالانکہ میں جانتا ہوں کہ خدا نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہیں نہ یہ ہمیں مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ اور نہ سلطان روم کے پایہ قسطنطنیہ میں مل سکتا ہے۔" (تریاق القلوب ص ۲۸ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۱۵۶ از مرزا قادیانی)

ایک اور جگہ انگریزوں کے اس دلال نے لکھا کہ:

"بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہو اس سے جہاد کیسا؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔"

(شہادۃ القرآن ص ۱۱۴، روحانی خزائن جلد ۶ ص ۳۸۰)

مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص ۱۹ میں اپنی بے غیرتی کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا کہ:

"میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی جہاد کا انکار کرنا ہے۔"

مسلمانو! غور کرو جس مقدس راستے پر خاصہ کائنات' فخر انبیاء' رحمۃ للعالمین' خاتم النبیین حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم بھی نکلے اور اپنے پروانوں کو بھی نکالا اور اس مقدس راستے پر لڑتے ہوئے زخمی بھی ہوئے مقدس لہو بھی بہا اپنے پیاروں تک کو قربان کر دیا اور فرمایا:

"مجھے حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے قتال کروں۔"

(صحیح البخاری ص ۴۴ حصہ اول)

ایک اور موقع پر فرمایا کہ:

"قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر ایمان والوں میں سے کچھ لوگ ایسے نہ ہوتے جن کا دل (جہاد) میں مجھ سے پیچھے رہ جانے کو گوارا نہ کرتا اور میرے پاس اتنی سواری نہیں کہ انہیں سوار کر کے اپنے ساتھ لے چلوں تو کسی بھی چھوٹے سے چھوٹے لشکر کے ساتھ جانے سے نہ رکتا جو اللہ کے راستے میں جہاد کے لئے جا رہا ہو اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے میری یہ تمنا ہے کہ میں اللہ کے راستے میں قتل کیا جاؤں' پھر زندہ کیا جاؤں' پھر قتل کیا جاؤں' پھر زندہ کیا جاؤں' پھر قتل کیا جاؤں۔"

جس مقدس حکم کے بارے میں واضح اعلان ہے کہ:

﴿کتب علیکم القتال﴾

"تم پر فرض کیا گیا قتال کرنا"

اس حکم کے بارے میں مرزا کذاب لکھتا ہے کہ:

"آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا' اب اس کے بعد جو دین کے لئے تلوار اٹھاتا ہے اور غازی نام رکھ کر کافروں کو قتل کرتا ہے وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔" (منارۃ المسیح)

تریاق القلوب کے صفحہ ۲۵ پر اس دلال نے لکھا کہ:

"میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو ۵۰ الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔"

ضمیمہ تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۲۷ پر اس کذاب نے نظم لکھی ہے کہ:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ و قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

مسلمانو! ذرا غور کرو کہ ہمارے دشمنوں نے ہمیں جہاد سے بدظن کرنے کے لئے اور دین اسلام کو مٹانے کے لئے کیا کچھ کہا ہے۔ اسلام کے

وفاقی شیبے کو ختم کرنے کے لئے کس طرح کی گھناؤنی سازش کی ہے تاکہ امت مسلمہ کے غیور نوجوانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد ختم کر کے انہیں اپنا غلام بنالیا جائے۔ جہاد تو وہ راستہ ہے جس کے بارے میں قرآن نے واضح طور پر اعلان کر دیا کہ:

ترجمہ: "ایمان والے تو وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر پھر وہ شبہ میں نہیں پڑے اور وہ لڑے اللہ کے راستے میں اپنے مال اور اپنی جان سے یہی لوگ سچے ہیں۔"
(الحجرات)

رحمت للعالمین ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص جہاد میں تلوار لٹکاتا ہے اسے ایمان کی چادر پہنائی جائے گی اور جب تک یہ تلوار مجاہد کے جسم پر رہتی ہے فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔"

مجاہد فی سبیل اللہ کا تو مقام خود رب العالمین ﷺ نے اس طرح کیا کہ:

"اللہ نے فضیلت دی ہے لڑنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں سے اجر عظیم کی۔"

فخر انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"بے شک اللہ مجاہد کی تلوار اس کے نیزے اور اس کے اسلحے پر فرشتوں کے سامنے فخر فرماتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر فرشتوں کے سامنے فخر فرماتے ہیں تو پھر اسے کبھی عذاب میں مبتلا نہیں فرماتے۔"

شہادت تو اتنا بڑا درجہ ہے کہ آقائے دوجہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس ارشاد ہے کہ:

"شہید کے خون کا پہلا قطرہ بہتے ہی اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔"
(السنن الکبریٰ بیہقی)

لیکن آج کا مسلمان مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کی جھوٹی اور پر فریب باتوں میں آکر اور انگریز کی اسلام دشمنی کے جال میں پھنس کر جہاد کی عظیم سعادت سے محروم ہو رہا ہے۔ ان کے دلوں میں جذبہ جہاد ختم ہو رہا ہے' ایک بے حسی کا دور دورہ ہے' بے شمار ماؤں' بہنوں' بیٹیوں کی چیخ و پکار ان کی آہ و فغاں بھی ہمیں خواب خرگوش سے بیدار نہیں کرتیں!! ہماری رگوں میں خون جوش نہیں مارتا ہے' مقبوضہ کشمیر کی مائیں' بہنیں' بیٹیاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں کو صدائیں دیتی ہیں' وہ کروڑوں بھائیوں کی طرف پر امید ہو کر اور اس طرح دیکھتی ہیں کہ شاید کوئی تو محمد بن قاسم ہمارے سر پر تحفظ کی چادر پہنائے گا' کوئی تو محمود غزنوی دوبارہ ان ہندوؤں کو موت کی وادی میں دھکیلے گا' کوئی صلاح الدین ایوبی تو اٹھ کر کہے گا لبیک یا اختی' لبیک! لیکن ہمارا نوجوان آج دنیا کی پر فریب زندگی میں اس قدر مصروف ہو گیا کہ اسے اس بہن کی صدا سنائی نہیں دیتی ہے بلکہ اگر سنائی بھی دیتی ہے تو وہ کہتا ہے کہ ارے بہنی! ابھی جہاد فرض عین نہیں فرض کفایہ ہے۔ میں سوال کرتا ہوں کہ اللہ نہ کرے اگر تمہاری اپنی ماں بہن اور بیٹی کے ساتھ وہی کچھ ہو جو کشمیر و بوسنیا میں ہو رہا ہے تو کیا آپ جہاد کے فرض عین یا فرض کفایہ کا فتویٰ لینے جاؤ گے؟ ہرگز نہیں!!!

مسلمانو! خدارا ہوش میں آؤ! گروہی مسائل میں الجھنے سے بیت المقدس ہم سے چھن گیا' بابری مسجد دن دھاڑے شہید کردی گئی' بتاؤ اگر روز قیامت ہم سب سے بیت المقدس کے منبر و محراب نے بابری مسجد کی در و دیوار نے سوال کیا کہ جب ہمیں شہید کیا جارہا تھا تو تم کیا کر رہے تھے؟ تو بتاؤ کیا جواب دیں گے؟ جب ان مساجد کی اینٹ اور ایک ایک پتھر روز محشر میں انصاف کے طلب گار ہوں گے' جب کشمیر' بوسنیا' کوسوو اور چیچنیا کا مظلوم مسلمان ہمارا دامن پکڑ کر خدا سے انصاف مانگے طلب کرے گا' تو اس وقت ہمارا جواب کیا ہوگا؟

بتاؤ نوجوانو! ملت اسلامیہ کے فرزندو! امت محمدیہ کے نام لیواؤ! بتاؤ اگر آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال فرمایا کہ اس مقدس راستے پر تو میرا لہو بہا' میرے جاں نثار صحابہ کرامؓ نے گردنیں کٹوا دیں تو تم پیچھے کیوں رہ گئے؟ تم نے غلبہ اسلام کے لئے کیا کیا؟ تم نے اسلامی بہنوں کی عزتیں کیوں نہ بچائیں؟ تم نے مساجد کی حفاظت کیوں نہ کی تو سوائے شرمندگی کے ہمارے پاس کیا ہوگا؟

نوجوانو! اب بھی وقت ہے ابھی پانی سر سے اونچا ہو رہا ہے آگے بڑھو عزم کرو کہ مرزا کذاب کی تمام کتابوں کو آگ لگا دیں گے' اس بدبخت کی قبر کو مٹا دیں گے' انگریز سے اسلام دشمنی کا بدلہ لیں گے' آؤ سب مل کر کفار کے خلاف سیسہ پلائی دیوار بن جائیں۔ جن سے ٹکرا کر یہ پاش پاش ہو جائیں اور دنیا میں اسلامی نظام نافذ ہو جائے۔

شہدا نے پکارا ہے ہم کو فردوس کے بالاخانوں سے
دو اور وفا میں کٹ جائیں ہمیں پیار ابھی تک جانوں سے
کل روس بکھرتے دیکھا تھا اب انڈیا ٹوٹتا دیکھیں گے
پھر برق جہاد کے شعلوں سے امریکہ جلتا دیکھیں گے
بھارت کی گلیوں کوچوں میں لٹتے ہوئے قیدی واہر کے
اب جلدی قاسم کا لشکر ساحل پہ اترتا دیکھیں گے
(انشاء اللہ)

☆☆..................☆☆

فتنۂ قادیانیت اور مولانا محمد انور شاہ کشمیری کا اضطراب

حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ نے مرزائیت کو فتنہ عظمیٰ کہا ہے اور فرمایا کہ اس کے مقابلے میں کمربستہ ہو جاؤ' اس لئے کہ اس فتنہ مرزائیت کے مشاہدہ ہو جانے کے بعد اس کا استیصال ہر شخص پر فرض ہو گیا ہے۔ .... (مدیر)

حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ نے ظطراب و بے چینی کا اظہار اپنے بعض قصائد میں بھی یا ہے' ایک طویل عربی قصیدہ میں "اکفار الملحدین" ں طبع ہوا ہے' آپ نے قادیانی فتنہ کی شدت و رائی کی طرف امت اسلامیہ کو متوجہ فرمایا ہے' اس صیدہ کا زور بیان' قلق و اضطراب آج بھی امت سلامیہ کا خون گرما دینے کی صلاحیت رکھتا ہے:

الا یاعباداللّٰه قوموا وقوموا
خطوباً الست مالهن یدان

"اے اللہ کے بندو اٹھو اور ان فتنوں کے کس بل نکال دو' جو ہر جگہ چھا رہے ہیں اور جن کے برداشت کرنے کی تب و تاب نہیں رہی۔"

وقد کادیقض الهدیٰ ومناره
وزحزح خیر مالذاک تدان

"ان فتنوں کی شدت سے ہدایت کے نشانات مٹانا چاہتے ہیں' تعمیر و صلاح کٹ رہی ہے اور پھر اس کے تدارک کی کوئی صورت نہیں بن پڑے گی۔"

یسب رسول من اولی العزم فیکم
تکاد السماء والارض تنفطران

"ایک اولوالعزم رسول (سیدنا عیسیٰ علیہ السلام) کو تمہارے سامنے گالیاں دی جا رہی ہیں قریب ہے کہ قہر الٰہی سے زمین و آسمان پھٹ پڑیں۔"

وحارب قوم ربهم ونبیه
فقوموا لنصرالله اذهوا دان

"ایک نابکار (مرزائیوں) نے اپنے رب اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑائی چھیڑ رکھی ہے' پس اللہ کی مدد کے بھروسے اٹھو کہ وہ بہت ہی قریب ہے۔"

وتدعیل صبری فی انتهاک حدوده
فهل ثم داع او مجیب اذانی

"حدود اللہ کو توڑتے دیکھ کر صبر کا دامن میرے ہاتھ سے چھوٹ چکا ہے'

مولانا منظور احمد الحسینی' لندن

پس کیا اس بھری دنیا میں کوئی حدود الٰہی کے تحفظ کے لئے پکارنے والا یا میری دعوت پر لبیک کہنے والا نہیں!۔"

واذعز خطب جئت مستنصراً بکم
فهل ثم غوث بالقوم یدانی

"اور جب مصیبت حد برداشت سے نکل گئی تب میں نے مدد کے لئے تمہارے دروازے پر دستک دی' پس اے قوم! کیا کوئی فریاد رس ہے جو آگے بڑھ کر میرے دکھ درد میں شریک ہو جائے؟۔"

لعمری لقد نبهت من کان نائماً
واسمعت من کانت له اذنان

"خدا! میں ان لوگوں کو جو خواب غفلت میں مست تھے' بیدار کر چکا ہوں' اور ہر ایسے شخص کو جسے قدرت نے سننے کی صلاحیت عطا فرمائی ہے سنا چکا ہوں۔"

ونادیت قوماً فی فریضة ربهم
فهل من نصیر لی من اهل زمان

"اور میں قوم مسلم کو ان کے رب کی جانب سے عائد شدہ فریضہ کے سلسلہ میں پکار چکا ہوں' پس کیا اہل خانہ میں کوئی میری مدد کو اٹھے گا؟۔"

دعوا کل امر واستقیموا لمادهی
وتدعاد فرض العین عند عیان

"سب چھوڑ کر اس فتنہ عظمیٰ کے مقابلہ میں کمربستہ ہو جاؤ' اس لئے کہ اس فتنہ (مرزائیت) کے مشاہدہ ہو جانے کے بعد اس کا استیصال ہر شخص پر فرض ہو گیا۔"

الا فاستجیبوا واستهیموا لدینکم
نموت علیه اکبر الحیوان

"ہاں اٹھو! اور اپنے دین کی حفاظت کے لئے دیوانہ وار جان کی بازی لگا دو' خدا! دین کی خاطر جان دے دینا ہی سب اعلیٰ و اشرف زندگی ہے۔"

وعند دعاء الرب قوموا وشمروا
حناناً علیکم فیه الرحنان

"اور جب تحفظ دین کے لئے رب تعالیٰ کی طرف سے پکارا جا رہا ہے تو دیر کیوں کرتے ہو' اٹھو! اور کمر ہمت چست باندھ لو' اس راستے میں تم پر رحمتوں پر رحمتیں نازل ہوں گی۔"

پاکستان کی معیشت کرپشن اور قرضوں کی دلدل میں

کیا وجہ ہے کہ ایٹمی مملکت ہونے کے باوجود ہمارا ملک جگ ہنسائی کی حالت کو پہنچ چکا ہے؟ اس کی بڑی وجہ حکمرانوں کا خوف خدا سے لاپرواہ ہونا لالچ' حرص اور طمع کا شکار ہو اور عوام کے حقوق کی کماحقہ ادائیگی سے اجتناب برتنا ہے۔ پاکستان کی معیشت کے حوالے سے جناب محمد اکرم فضل (الریاض) کی فکر انگیز تحریر ملاحظہ فرمائیں۔ (مدیر)

جنرل پرویز مشرف نے ماہ رمضان میں اپنی عوام کے لئے اس تحفہ کا اعلان کر دیا جسے کئی روز تک "ریلیف پیکیج" کا نام دے کر مشتہر کیا جاتا رہا اور جب اس پیکیج کا اعلان ہوا تو معلوم ہوا کہ اس پیکیج کا اصل نام "تکلیف پیکیج" ہونا چاہئے تھا کیونکہ اس میں ریلیف (سہولت) نام کی کوئی چیز نہیں تھی بلکہ کچھ نئے ٹیکسوں کا نفاذ اور مہنگائی میں مزید اضافہ ہی کیا گیا البتہ سرکاری ملازمین کی اشک شوئی کے لئے ان کی تنخواہوں میں ایک سو روپے ماہانہ کا اضافہ کیا گیا جبکہ پرائیویٹ سیکٹر کے ملازمین کو یکسر فراموش کر دیا گیا۔ شاید اس لئے کہ پرائیویٹ ملازمین پر مہنگائی کا کوئی اثر نہیں ہوگا!! ہماری حکومت جب سستے داموں خریدا جانے والا پیٹرول ۲۹ روپے فی لیٹر سے زائد فروخت کرے اور یوں علی الاعلان لوگوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالے اور مزید مہنگائی کرے تو یہ ریلیف پیکیج کیسے ہو سکتا ہے؟ کیونکہ صرف پیٹرول کی قیمت بڑھتے ہی ہر چیز کے دام بڑھ جاتے ہیں مگر "غریب آدمی پر کوئی فرق نہیں پڑے گا" جیسے فقرے کی رٹ لگانا بھی لازمی سمجھا جاتا ہے۔

قیام پاکستان سے لے کر اب تک نصف صدی سے زائد عرصہ گزر چکا ہے لیکن ابھی تک ہماری معیشت کی کوئی واضح اور درست سمت متعین ہی نہیں ہو سکی ہے۔ صرف معیشت ہی کی بات نہیں بلکہ یہ وطن عزیز جس مقصد عظیم کے لئے بیش بہا قربانیاں دے کر حاصل کیا گیا تھا اسی سے کنارہ کشی کا عمل مسلسل جاری ہے اور۔

"ہر کہ آمد عمارت نو ساخت"

کے مصداق اور پرانے تجربات کو شروع یا دہرانے کی کوشش شروع ہو جاتی ہے اور "ہم سے بہتر کون اس ملک کی معیشت کو درست کر سکتا ہے" کا ورد شروع ہو جاتا ہے' یہ اور اسی قسم کی خوشنما باتیں کچھ عرصہ جاری رہنے کے بعد آہستہ آہستہ ہوا میں تحلیل ہو جاتی ہیں اور پھر۔

"وہی چال بے ڈھنگی سی"

کے مصداق "پاکستانی حکمران ہیں' عوام ہیں

جناب محمد اکرم فضل الریاض

اور عالمی مالیتی فنڈ جیسے دیگر اداروں کے احکام ہیں۔" وغیرہ وغیرہ

ہم نے جمعہ جیسے متبرک دن کی ہفتہ واری چھٹی بھی ختم کر کے تجربہ کر لیا اور ۲۰۱۰ جیسے خوشنما ترقیاتی منصوبوں کا حال بھی ہمارے سامنے ہے۔ عالمی بینک اور دیگر عالمی مالیاتی اداروں کی ہر قسم کی شرائط اور ہر قسم کی خدمات کے نرخ بڑھاؤ جیسے فارمولا جات پر عمل کر کے بھی دیکھ لیا لیکن کیا یہ سب کچھ کرنے کے بعد ہماری معیشت درست سمت اختیار کر سکی ہے اور کیا اس سے غریب عوام کو معاشی آسودگی حاصل ہو گئی ہے؟ نہیں ان تمام باتوں یا اعمال کے باوجود یہ حال ہے کہ۔

"نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم"

اور عوام کی حالت پہلے سے بدتر ہو گئی ہے اور ملک بھر میں کسی کو بھی قرار حاصل نہیں ہے اب پھر نئے سرے سے یہ کوششیں جاری ہیں کہ درآمدی وزیر' عالمی مالیاتی اداروں کے کرتا دھرتا اور عالی مرتبت تھنک ٹنک وغیرہ عوام کی حالت زار کی خاطر سر جوڑ کر بیٹھتے ہیں اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مزید ٹیکس لگاؤ اور مزید نرخ بڑھاؤ' جیسے غربت نہیں بلکہ غریب کو مکاؤ مہم شروع کر دی گئی ہو وغیرہ وغیرہ ... کہ اس کے بغیر پاکستان کی معیشت سنبھل نہیں سکتی اور قوم کو مزید قربانی کے لئے تیار کیا جا رہا ہے' اچھا یہ بھی کر کے دیکھ لینا چاہئے کہ جہاں ہماری عوام نے ۵۲ سال سسک سسک کر گزارے وہاں وہ تھوڑی سی مزید قربانی بھی پیش کر کے دیکھ لیں اور بقول شاعر۔

"گھر پیر کا بجلی کے چراغوں سے ہے روشن"

اور وہ اپنا دیا (جس کی حالت کبھی بھی ٹمٹمانے کی حد سے آگے نہ بڑھ سکی) تھا کر بھی تجربہ کر لیں تاکہ شاید ان کی حالت نئے سیٹ اپ کی وجہ سے سنبھل سکے (جس کی امید معدوم ہوتی جا رہی ہے)۔

کیا وجہ ہے کہ ایٹمی مملکت ہونے کے باوجود ہمارا ملک جگ ہنسائی کی حالت کو پہنچ چکا ہے؟ اس کی بڑی وجہ حکمرانوں کا خوف خدا سے لاپرواہ ہونا' لالچ' حرص اور طمع کا شکار ہونا اور عوام کے حقوق کی کماحقہ ادائیگی سے اجتناب برتنا ہے۔ شیخ سعدیؒ کا قول ہے کہ:

"اگر وقت کا حکمران کسی باغ سے ایک سیب بلامعاوضہ حاصل کرے گا تو اس کے کارندے تمام باغ کو اجاڑ کر رکھ دیں گے۔"

پاکستان کی کیفیت بھی اس باغ کی مانند ہے کہ جس سے ہر حکمران نے اپنے اپنے طور پر بلامعاوضہ ہاتھ رنگے جبکہ رہی سہی کسر ان کے کارندوں یعنی نااہل حکومت نے نکال دی اور آج حالت یہ ہے کہ:

"دل ہے چھلنی اور روح ہے پارہ پارہ"

بلکہ چھلنی کا چیدہ ہی غائب ہو چکا ہے۔ جس کسی کا بس چلا (الا ماشاء اللہ) اس نے بہتی گنگا سے ہاتھ دھونے کی بجائے اشنان کرنے کی پوری پوری کوشش کی۔ ملک کے مالیاتی نظام کو بگاڑا اور کرپشن کو فروغ دیا بلکہ اس کی سرپرستی کی، بعض نے اس سے بڑھ کر کردار کیا اور لوٹ مار کا مال بیرون ملک اپنے ذاتی یا خاندان کے کسی فرد (یا جعلی نام سے) جمع کروانے کا بندوبست کیا۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسی رقوم بیرون ملک کیسے منتقل ہو جاتی ہیں؟ کیا پاکستان کی سابق وزیراعظم اپنے دوپٹے میں چھپا کر لے گئی تھی یا سابق وزیراعظم اپنے سر کی ٹوپی میں رکھ کر لے گئے تھے؟ یقیناً ایسا نہیں ہوا ہوگا بلکہ ملکی خزانہ سے تنخواہ لینے والے افسران خاص کے تعاون سے ہی ایسے امور سرانجام پا سکتے ہیں۔ لہٰذا ایسے لوگ بھی اس جرم میں برابر کے شریک اور ملک کے غدار ہیں اور ان کو بھی جرم کی مناسبت سے سزا میں بھی شریک اور شامل کیا جائے تاکہ آئندہ کے لئے کوئی اس طرح کی غداری کا ارتکاب کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔ ایسے افسران دوہرے مجرم ہیں کہ تنخواہ تو عوام کے دیئے گئے ٹیکسوں اور قومی خزانہ سے لیں لیکن..........

ایک اور دلچسپ سوال یہ ہے کہ کیا بے نظیر اپنے کندھوں پر وہ سامان اٹھا کر لے گئی تھی جو پاکستان سے روانہ ہو کر اب سرے محل کی زینت بنا ہوا ہے؟ یقیناً اس سرے محل میں موجود ہر چیز میں پاکستانی عوام کے خون پسینے کی گاڑھی کمائی ہے جسے غصب کر کے بے نظیر نے اپنی شان کو عالیشان بنانے کی کوشش کی ہے۔ بے نظیر کے دور میں جب مہنگائی کی وجہ سے غریب لوگ گوشت مہنگا ہونے کی دہائی دے رہے تھے تو بے نظیر نے اپنی عوام کو دال اور آلو کھانے کا مشورہ دیا تھا۔ کیا بے نظیر نے خود بھی اس مشورہ پر عمل کیا تھا؟

اب دوسری جانب نظر دوڑائیں تو ہمارے سابق وزیراعظم نواز شریف نے بھی "رائیونڈ" کے نام سے ایک "سرے محل" آباد کیا ہے، کیونکہ مرد کو عورت کے مقابلہ میں بڑھ کے ہونا چاہئے...... دونوں میں اگر کوئی فرق ہے تو یہ ہے کہ ایک کا سرے محل بیرون ملک ہے جبکہ دوسرے کا اندرون ملک، بلکہ دوسرے کے بیرون ملک بھی کئی اضافہ فلیٹس وغیرہ بھی بتائے جاتے ہیں۔ یہ ہوا دلچسپ مقابلہ!! اور ان حکمرانوں کے مقابلے کے نتیجے کے طور پر غریب عوام کا مہنگائی کے خون میں نہا جائے ان دونوں سابق حکمرانوں کے محلات میں پاکستانی عوام کے گاڑھے خون پسینے کی کمائی شامل ہے کیونکہ عوام کے حقوق پر ڈاکہ ڈال کر ان محلات کے اندر لوازمات کا بندوبست کیا گیا ہے اور "ہم ہیں عوام کے سچے خادم" کا نعرہ پھر بھی قائم ہے۔ لہٰذا ایسے سچے خادموں سے ہوشیار رہنا اور ان سے اپنا حق واپس لینا بھی ضروری ہے۔ اگر عوام اس قابل نہیں ہیں کہ وہ اپنا حق لے سکیں تو مل کر باگ ڈور سنبھالنے والوں کا فرض ہے کہ وہ عوام کے حقوق کو لوٹانے کی سعی کریں ورنہ اس کے بغیر کوئی اور چارہ نہیں ہے۔ اپنے ہی ملک کے اداروں پر عدم اعتماد کرتے ہوئے جب حکمران بالخصوص سربراہ مملکت (جسے چودہ کروڑ عوام کا امین اور خادم ہونا چاہئے) اپنے ہی ملک اور عوام کے حقوق پر ڈاکہ ڈال رہا ہو تو پھر باقی کارندوں کو کون روک سکتا ہے؟! اس کی مثالیں بے شمار ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آج جس جگہ بھی ہاتھ ڈالا جاتا ہے وہیں سے بدبودار قسم کی کرپشن اور لوٹ مار کا ریکارڈ سامنے آتا ہے اور جو لوگ سامنے آتے ہیں وہ بھی کوئی معمولی نہیں ہوتے بلکہ ان کے تانے کہیں سے کہیں مل رہے معلوم ہوتے ہیں، کوئی کسی کا رشتہ دار ہے تو کوئی کسی کا دوست اور کوئی کسی کو کمیشن دیتا نظر آتا ہے تو کوئی کسی کو پلاٹ عنایت کر رہا معلوم ہوتا ہے اسی کو کہتے ہیں "مال مفت دل بے رحم" اور رعایا کے حصہ میں ٹیکس دینا اور یوٹیلیٹی بلوں کے اضافہ جات اور مہنگائی کی شکل میں صرف عذاب برداشت کرنا رہ جاتا ہے۔ لطف کی بات ہے کہ ہر نیا آنے والا حکمران اپنے پیش رو حکمران کی لوٹ مار کا ذکر کرتے کرتے چلا جاتا ہے اور اپنے پیچھے اپنی لوٹ مار کا اپنے پیش رو کے مقابلے میں کافی وزنی ریکارڈ چھوڑ جاتا ہے، جسے فوج اور عدالتیں مل کر بھی نہ اٹھا سکیں۔ تاہم امید ہے کہ اب احتساب کی جو چکی حرکت میں آچکی ہے کا عمل اگر بلا تخصیص مستقلاً جاری و ساری رہا تو نتائج حوصلہ بخش بھی ہو سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ رعایا کے جو حقوق آج تک پامال کئے جاتے رہے ہیں اور ان کو نا کردہ گناہوں کی (مہنگائی کی شکل میں) سزا اور بوجھ برداشت کرنا پڑا ہے ان کو اس بوجھ سے نہ صرف آزاد کیا جائے بلکہ لوٹ مار کرنے والے مگرمچھوں سے اگلی ہوئی دولت کو پبلک استعمال میں لاتے ہوئے اس بوجھ کو ہلکا کرنے اور سابقہ ناجائز بوجھ کی تلافی کرنے کی بھی اشد ضرورت ہے تاکہ "حق بحقدار رسید" کا عملی تقاضا بھی پورا ہو سکے۔ پاکستان کے اکثر حکمران ملکی ترقی کے نام پر عالمی اداروں سے امداد اور قرضے حاصل کرتے رہے جن کا بیشتر حصہ بیرون پاکستان عموماً ان کے اپنے یا قریبی عزیزوں کے ذاتی حسابات میں جمع ہوتا رہا ہے جس کی وجہ سے ملک ترقی کر سکا نہ ہی قرض کی ادائیگی ہو سکی۔ پاکستانی زبانی طور پر تو اپنے آپ کو ایک آزاد قوم کہتے ہیں لیکن ان کا بال بال بلکہ آئندہ آنے والی نسلیں بھی

قرضوں میں گروی رکھ دی گئی ہیں لہٰذا آزادی کا ایسا مفروضہ قطعاً قابل قبول نہیں کیونکہ عملی طور پر وہ حقیقی آزادی کی سمت کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھا سکے اور نہ ہی انہیں اس زیاں کا احساس ہے۔ قیام پاکستان کے بعد ان تمام بنیادی مقاصد سے فرار کی صورت رہی کہ جن کی خاطر پاکستان حاصل کیا گیا تھا' قانون کی حکمرانی کا پاس نہ کیا گیا' جو بھی حکمران آئے وہ اپنے تحفظ اور دوام کے قوانین بنانے میں مگن رہے اور مناسب اور شفاف احتساب کا کوئی اہتمام نہ کیا گیا بلکہ سربراہ مملکت اور وزیراعظم وغیرہ کو احتساب سے بالکل مبرا ٹھہرا لیا گیا۔

گزشتہ دنوں قومی قرضوں کی وصولی' کرپشن کے خاتمے اور احتساب کے سلسلے میں عوام سے انٹرویو لیئے گئے جہاں عوام اپنے دکھی دلوں کا حال بیان کر رہے تھے کہ قرضوں کی بدنظمی کی وجہ سے ہمارے ملک کی مالی حالت دگرگوں ہو گئی ہے وغیرہ وغیرہ اور ایسا شور و غل تھا کہ (الامان والحفیظ) ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حکومت پاکستان اپنے تمام ملکی و غیر ملکی قرضوں سے گلو خلاصی حاصل کر لے گی بلکہ ملک کا تیزی سے خالی ہوتا ہوا خزانہ بھی لبالب بھر جائے گا اور ان عوام کی بھی کچھ اشک شوئی ہو سکے گی کہ جن کی جیبوں سے مختلف مدات اور ٹیکسوں میں اضافہ کی صورت میں ناروا وصولیاں کی گئی تھیں۔ مگر۔

"اے بسا آرزو خاک شد"

یہ تو کچھ بھی نہ ہوا کہ ۲۳۱ ارب روپے کے واجب الوصول قرضوں میں سے صرف دس ارب روپے ہی وصول ہو سکا اور باقی کی وصولی مؤخر کر دی گئی ہے جبکہ بعض کو طویل المدتی ایڈجسٹمنٹ کی اجازت بھی بخش دی گئی ہے۔

اب دیکھتے ہیں کہ یہ لوٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے اور ہضم شدہ اور ڈوبی ہوئی رقوم نکلوانے کے اور کیا اسباب کار آمد ہو سکتے ہیں۔

بقیہ : جواب کا جواب

برسر اقتدار آئے تھے اور قادیانیوں نے ان کی بھرپور مدد کی تھی' اگر اس موقع پر قادیانی مرزا صاحب کی اس پیشگوئی کا انکشاف کرتے تو مرزا صاحب کی نبوت' مسیحیت اور قادیانیوں کی جرأت کا مزہ آتا۔ یہ پیشگوئی قادیانیوں نے اسی وقت نکالی جب انہیں بھٹو صاحب کی پھانسی کا یقین ہو گیا تھا۔ علما کا کوئی وفد جنرل ضیاالحق مرحوم کے پاس اس غرض سے نہیں گیا تھا کہ بھٹو صاحب کو پھانسی اس سال نہ دی جائے یہ محض جھوٹ اور افترا ہے۔

سوال:...... مرزا طاہر احمد صاحب نے سالانہ جلسہ ۱۹۹۱ء میں سارے پاکستان کو پاگل خانہ قرار دیا تھا؟

جواب:...... براہ کرم مراسلہ نگار لوگوں کو گمراہ نہ کریں' تقریر کے اس حصہ کو پھر پڑھیں اور پھر دیانتداری سے پوری عبارت اور اس کا سیاق و سباق درج کریں یونہی رٹ لگا کر عوام کو دھوکہ نہ دیں' اب میں حضرت مرزا صاحب کے ان اشعار پر اپنا جواب ختم کرتا ہوں۔

یہ اگر انساں کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار
کچھ نہ حاجت تھی تمہاری اے تمہارے مکر کی
خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار

(ابو ظفر چوہان لندن)

الجواب:...... مراسلہ نگار خود مرزا طاہر صاحب کی تقریر کے اس حصے کو بیان کر دیں' جس میں انہوں نے پاکستان کو پاگل خانہ قرار دیا تھا۔ پاکستان میں ہونیوالی دہشت گردی' تخریب کاری اور سیاسی انتشار کی وجہ بتاتے ہوئے مرزا طاہر نے تقریر میں لکھا تھا کہ یہ سارا عذاب قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے فیصلہ کی وجہ سے آیا ہے۔

☆☆......☆☆

بقیہ : ختم نبوت لاء فورم

کے حقوق کا تحفظ کرنے کے لئے وکلا جیسے دانشور اور سنجیدہ طبقہ میں اجتماعی طور پر سکوت تھا۔ الحمدللہ! اس سکوت کو پہلی بار سرگودھا شہر کے ۳۵ معزز وکلا نے توڑ کر تاریخی قدم اٹھایا ہے' جس کا دنیا بھر کے مسلمان خیر مقدم کریں گے اور انشاء اللہ سرگودھا کے وکلا کا یہ انقلابی قدم دیگر شہروں میں وکلا کو اس طرح قدم اٹھانے پر دعوت کا کام دے گا۔ ختم نبوت لاء فورم کے پہلے صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مشہور مشیر شیخ جہانگیر سرور ایڈووکیٹ مقرر ہوئے ہیں اور ان کی عظیم جدوجہد رنگ لائی ہے۔ وکلا نے جس ولولہ اور شوق و ذوق سے ختم نبوت لاء فورم کے قیام میں دلچسپی لی ہے' وہ قابل صد تحسین ہے۔ مرزائی وکلا کی بے قراری نے خود ہی ان کے دجل اور فریب کی عکاسی کر دی اور ان کے چہروں کی رنگت ہی بتا رہی تھی کہ: "جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا"

مولانا محمد اکرم طوفانی نے بدر عالم ایڈووکیٹ کو بھی مبارک دیتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ بدر عالم صاحب اس تحریک کی دیگر ضلعوں میں بھی ممبر سازی کرنے کے لئے سعی کریں گے۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے دیگر ضلعوں اور تحصیلوں کے مسلم وکلا سے استدعا کی ہے کہ وہ اپنے اپنے شہروں اور تحصیلوں میں بھی ایسے مستحسن قدم اٹھا کر اپنے لئے سکون اور اطمینان کا سامان فراہم کریں۔

پتنگ بازی اور بسنت کی لعنت

ناظرین کرام! مندرجہ بالا عنوان میں دو مسئلے ہیں:

"پتنگ بازی اور دوسرا بسنت"

پہلا مسئلہ یعنی پتنگ بازی دوسرے سے ذرا کمتر قبیح اور برا ہے اگرچہ اپنی جگہ وہ بھی حرام ہے۔ مگر دوسرے کے مقابلہ میں کمتر ہے۔ سنئے پتنگ بازی ایک قدیم تفریح تماشا اور فضول خرچی ہے اور قرآن مجید میں فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا گیا ہے۔

فرمایا: "فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔" دوسری جگہ فرمایا: "اللہ تعالیٰ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا" (القرآن)

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر شغل اور فضول کام (شطرنج، پتنگ بازی، کبوتر بازی وغیرہ) حرام ہیں"۔ اس لئے فقہاء کرامؒ نے بھی ہر عبث کام کو حرام قرار دیا ہے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "زناکار بوقت زناکاری مومن نہیں رہتا ایسے ہی چور بوقت چوری مومن نہیں رہتا ایسے ہی شرابی بوقت شراب نوشی مومن نہیں رہتا یونہی لوٹی لوٹنے والا نیز ہر ایسی چیز جس کی طرف لوگ نگاہ اٹھا کر اوپر دیکھتے اور جھانکتے ہیں جیسے (کبوتر بازی اور پتنگ بازی) اس کو لوٹنے والے کے دل سے بھی ایمان بوقت اس شغل بازی کے نکل جاتا ہے۔ نیز ایسے ہی کوئی ملاوٹ کرنے والا اور دھوکہ دینے والا بھی بوقت ملاوٹ مومن نہیں رہتا۔" (مسلم ص ۵۵ / ج اول) پھر فرمایا کہ ان امور سے بچاؤ کیجئے ارشاد عالی کی یہ شق کتنی سنگین ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ بالا پانچوں چیزوں کے متعلق ارشاد فرمایا اور حتیٰ کہ لوٹ مار اور ملاوٹ کو زناکاری اور شراب نوشی کے ساتھ ملا کر ذکر فرمایا ہے کہ وہ اس وقت مومن ہی نہیں رہتا۔ یعنی یہ امور ایمان کے سراسر منافی اور اس کی ضد ہیں۔ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے کہ: "جو کوئی کچھ لوٹتا ہے وہ ہم میں سے نہیں۔" (ترمذی شریف)

اے مسلم! ذرا توجہ کر کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پتنگ لوٹنے والوں کو کیسی وعید اور جھڑک سنا رہے ہیں اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ مار کرنے اور مثلہ بنانے سے منع فرمایا (بخاری ص ۳۳۶، ۸۲۹) اور جو کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روکنے سے نہیں رکتا تو اس کے متعلق فرمایا کہ میری ساری امت جنت میں جائے گی مگر میرا منکر نہیں جائے گا۔ اور فرمایا جس نے میری بات نہ مانی وہ میرا منکر ہے (مشکوٰۃ شریف)

مسئلہ کا دوسرا پہلو ہے بسنت:

بسنت ہندوؤں کا قومی تہوار ہے، جو ان کی قومی علامت ہے اور کسی غیر قوم کی امتیازی چیز یا علامت کو اپنانا اپنے تشخص اور قومیت کو ضائع کرنا ہے، چنانچہ سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو کوئی دوسری قوم کی مشابہت اختیار کرے گا، تو وہ اسی میں گنا جائے گا۔" (ابوداؤد)

مزید سنئے! بسنت کا پس منظر سطور بالا میں آپ نے پتنگ بازی کے متعلق قرآن و حدیث کے ارشادات سن لئے اب دوسرے مسئلہ کا پس منظر سماعت فرمایئے! سپریم کورٹ کے سینئر وکیل جناب محمد اسمٰعیل قریشی اپنی کتاب "ناموس رسالت اور قانون توہین رسالت" صفحہ ۳۲۲ پر لکھتے ہیں: "مغلوں کے آخری دور میں ایک ہندو نوجوان حقیقت رائے نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق توہین آمیز الفاظ بکے تو کیس عدالت میں جانے کے بعد لاہور کے گورنر زکریا خان نے بطور شرعی حد کے ہندو کو قتل کروادیا اور کسی پریشر یا کسی سفارش کو بالکل قبول نہ کیا پھر جب پنجاب میں سکھوں کی حکومت قائم ہوئی تو انہوں نے بطور انتقام گورنر زکریا خان اور اس کے جملہ متعلقین (رشتہ دار وغیرہ) کو قتل کروادیا اور پھر ہندوؤں نے اس گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں اور انتقام کی خوشی میں اس کی مڑھی پر میلہ بسنت منایا۔" (بحوالہ ہندو مؤرخ بی ایس نجار)

اب ہم باقی حرمت اور ممانعت کے علاوہ بسنت منانے والوں سے پوچھتے ہیں کہ اس پس منظر کا علم ہونے کے بعد آپ لوگ کس کی یاد میں بسنت مناتے ہیں؟ کیا آپ کا ضمیر اس فضول اور حرام شغل بازی کی اجازت دے گا؟

خدارا کچھ تو سوچئے! کیا آپ توہین رسالت میں تعاون کر کے کوئی اچھا کام کر رہے ہیں، "نہیں ہرگز نہیں!!!

از: خادم ختم نبوت (مولانا) عبداللطیف مسعود ڈسکہ (پاکستان)

ایک روزہ تربیتی پروگرام تحفظ ختم نبوّت

مولانا محمد آصف ندوی انڈیا

موجودہ فتنہ ارتداد (قادیانیت) کی سرکوبی کے لئے برصغیر کے تمام ہی علماً نے متفقہ طور پر میدان میں قدم بڑھایا اور مکمل طور پر اس کا نوٹس لے کر اپنی تحریروں' تقریروں اور مناظروں کے ذریعہ اس کے استیصال کی پیہم مساعی جمیلہ کیں اس راہ میں ان کے لائق تقلید اور ناقابل فراموش قربانیاں اسلامی تاریخ کا ایک سنہرا باب ہے۔ ذمہ داران کاشف العلوم نے بھی اول ہی دن سے اس فتنہ کی سنگینی کا اندازہ لگا کر اس کو اپنی علمی زندگی کا جزو بنایا مگر جب چند سال سے اس فتنہ نے زیادہ سر ابھارا تو جامعہ کی سرگرمیاں بھی تیز ہو گئیں' چنانچہ ۱۴۱۰ھ میں دارالعلوم کی دعوت پر جامعہ کے مایہ ناز استاذ جناب مولانا حبیب اللہ صاحب قاسمی نے وہاں لگائے گئے دس روزہ تربیتی کیمپ میں حاضری کی سعادت حاصل کی اور پاکستان کے نامور علماً حضرات نے بھی شرکت فرمائی اور کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم کی طلب پر بہت سے پروگراموں کانفرنسوں میں جامعہ کے نمائندگان نے شرکت فرما کر ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لئے ہونے والی کوششوں کی نہ صرف یہ کہ لسانی اور ذہنی حیثیت سے تائید کی بلکہ فعلی اور عملی طور پر بھی حسب مقدور ان کا ساتھ نبھایا' چنانچہ عیدگاہ ویلکم جعفر آباد دہلی میں منعقدہ دوسری عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں دارالعلوم دیوبند کے مہتمم اور کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر عالی مقام حضرت مولانا مرغوب الرحمن

صاحب مدظلہ کی پیش کردہ قرارداد:

"یہ کانفرنس بالخصوص دینی مدارس کو توجہ دلاتی ہے کہ وہ اپنے طلباً کو رد قادیانیت کے متعلق ضروری معلومات فراہم کرنے کا اہتمام کریں اور اساتذہ کو موضوع پر تیار کرنے کے لئے جابجا تربیتی کیمپوں کا انعقاد کریں اور خاص کر قادیانیت سے متاثرہ علاقوں میں مکاتب کے قیام کی کوشش کریں اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو زیغ و ضلال سے محفوظ رکھیں۔" (آمین)

کے موجب جامعہ میں شعبہ تحفظ ختم نبوت کی تشکیل ہوئی اس کے صدر جامعہ کے روح رواں حضرت اقدس الحاج مولانا محمد اسلم صاحب دامت برکاتہم اور ناظم اعلیٰ حضرت اقدس الحاج

مولانا محمد ہاشم صاحب مدظلہ العالی اور ناظم حضرت اقدس مفتی عبدالخالق صاحب اور پانچ اراکین منتخب ہوئے شعبہ کے قیام کے مابعد مستقل طور پر طلباً کو اس موضوع پر تیار کرنے کا کام اساتذہ کی زیر نگرانی انجام دیا جانے لگا۔

علاوہ ازیں ان کوششوں کو صرف جامعہ تک ہی محدود نہیں رکھا گیا بلکہ اپنی ذمہ داریوں کی وسعت کے لحاظ سے قرب وجوار میں ان کوششوں کو پھیلانے کی فکر کی گئی اس کے لئے باتفاق رائے یہ تجویز عمل میں آئی کہ علاقے کے علماً کرام اور ائمہ مساجد اور قرب وجوار کے مدارس کے ذمہ داران کو مدعو کر کے اس فتنہ کی سنگینی اور روزبروز بڑھتی ہوئی سرگرمیوں سے آگاہ کرا کر اپنے اس مشن کو اور آگے بڑھایا جائے۔ چنانچہ اس کے لئے جامعہ ہی میں ایک تربیتی اجلاس بسلسلہ تحفظ ختم نبوت کا اعلان ہوا اور مندرجہ ذیل قرب وجوار کے مدارس کے ذمہ داران' ائمہ مساجد اور دیگر اہل نظر و فکر حضرات کو مدعو کیا گیا۔

قرب وجوار کے مدارس اور قریوں کے نام:

مدرسہ المعہد الاسلامی مانک مؤسہارنپور' مدرسہ سراج العلوم کا گہیڑی' مدرسہ ضیاء العلوم فتح پور' مدرسہ تعلیم القرآن رسول پور کلاں' مدرسہ تعلیم الاسلام کھیڑہ مغل' مدرسہ عزیز القرآن کھجاور گاؤں قیش پور' تھانہ' دھنتر پور' سوتا سید مرزعہ' مانڈھے پاس' نکہ بانس' ہروڑہ' کا گہیڑی' کیلاش پور' بھنجپورہ' ٹھوکر پور' نانکہ' گندپورہ' چھاپور' چولی خون پور' بھگوان پور' فتح پور' بھنپورہ' رسولپور کلاں' کھجاور' سنبھالکی' نورسر ہیڑی' چوبارہ سرداہیڑی' طوانہ شامل ہوئے۔

عاشقانِ رسول (ﷺ) کی تشریف آوری اور جلسہ کا آغاز:

شب ہی سے آسمان ابر آلود تھا جس کی وجہ سے اراکین جلسہ یاس وامید کے مابین پروگرام کے انعقاد اور عدم انعقاد کے متعلق مختلف قیاس

آرائیوں میں مصروف تھے' مگر عشق نبوی ﷺ سے سرشار اور دردمندان قوم و ملت نے اپنی ایمانی حرارت اور غیرت و حمیت کا بھرپور ثبوت دیا کچھ تاخیر تو ضرور ہوئی مگر تمام ہی مندوبین (ذمہ داران مدارس اور ائمہ مساجد جو قیاس و اندازہ سے زیادہ تعداد میں تھے) نے شرکت فرمائی جلسہ کے آغاز کا اعلان صبح آٹھ بجے سے تھا مگر موسم کے ناموافق اور ناسازگار ہونے کی وجہ سے ۹ بجکر ۲۰ منٹ پر پروگرام کا آغاز ہوا۔ پروگرام چونکہ تفصیلی اور وقت طلب تھا اس لئے بغیر کسی تمہید کے پروگرام کا آغاز صدر جلسہ کے اسم گرامی کے اعلان کے ساتھ ہوا۔ جلسہ کی صدارت کے لئے ایشیاکی دینی' اسلامی' تربیتی درسگاہ دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم و ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت عالی جناب حضرت اقدس مولانا قاری سید محمد عثمان صاحب دامت برکاتہم کا اسم گرامی ان اوصاف کے ساتھ پیش کیا گیا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت جہاں ایک طرف آپ اپنے علمی محاضرات کے ذریعہ طلبہ کے اندر ختم نبوت کی روح پھونکتے ہیں' تو دوسری طرف لوگوں کو اس فتنہ سے آشنا کرانے کے لئے ہندوستان کے مختلف مقامات پر کانفرنس منعقد فرماتے ہیں۔ آج کل یہ پروگرام بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس کی صدارت کے لئے آپ سے زیادہ موزوں کوئی اور شخصیت نہیں ہے۔

تائید صدارت :

اناؤنسر صاحب کے اس انتخاب کی بھرپور لہجے میں تائید کرتے ہوئے ناظم شعبہ تحفظ ختم نبوت جامعہ کاشف العلوم حضرت اقدس مفتی عبدالخالق صاحب نے فرمایا کہ :

"اس تربیتی اجلاس کی صدارت کے لئے جس عظیم شخصیت کا انتخاب ہوا ہے میری نظر میں اس سے بہتر کوئی شخصیت نہیں' مجھے یقین ہے کہ آپ حضرات بھی میرے ہم خیال ہوں گے۔"

اس کے بعد پروگرام کا باضابطہ آغاز محترم جناب قاری محمد یعقوب صاحب مدرسہ جامعہ ہذا کی تلاوت سے ہوا' بعد میں ایک طالب علم نے تمام حاضرین و شرکاء بزم کی جانب سے آپ ﷺ سے اپنے عشق و محبت کا خراج منظوم کلام پیش کیا۔

خطبہ افتتاحیہ :

بعد اناؤنسر صاحب نے صدر شعبہ تحفظ ختم نبوت جامعہ ہذا حضرت اقدس الحاج مولانا محمد اسلم صاحب دامت برکاتہم مہتمم جامعہ ہذا کو نہایت ادب و احترام کے ساتھ خطبہ افتتاحیہ کے لئے مدعو کیا۔ حضرت والا کرسی پر جلوہ افروز ہوئے اور خطبہ مسنونہ کے بعد اولاً مندوبین کی تشریف آوری پر کلمات تشکر ارشاد فرمائے اور ثانیاً لوگوں کو آنے والی نسلوں کے ایمان و اسلام کی حفاظت کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا :

"آج اسلام دشمن طاقتیں اپنے ہزاروں اختلافات کے باوجود اسلام کے خلاف متحد ہو چکے ہیں اور شجر اسلامی کی بیخ کنی کے لئے حاصل بے سود کوششوں میں مصروف ہیں' اس لئے ان سے نمٹنے کے لئے اپنے کو ہمہ وقت تیار رکھنے کی ضرورت ہے۔"

اس کے بعد حضرت والا نے خود امت میں ۷۳ فرقوں کے وجود میں آنے پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا :

"ان سب فرقوں میں سب سے خطرناک فرقہ موجودہ قادیانی فرقہ ہے جو حقیقتاً صریح کفر میں مبتلا ہے اور یہ سب سے خطرناک اس لئے ہے کہ اس کا حملہ بلاواسطہ ایمان کے دوسرے جزو محمد رسول اللہ پر ہے' اگرچہ انسان روزہ رکھتا ہے' نماز' زکوٰۃ' حج اور تمام ارکان اسلام بجالاتا ہے مگر ختم رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں تو نجات نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک جب بھی اس عقیدہ پر آنچ آئی تو جذبہ صدیقی سے معمور افراد نے اس کا مقابلہ کیا' آخر میں یہ قادیانی فرقہ ابھرا تو اس کے لئے خصوصی طور پر علماء دیوبند کھڑے ہو گئے۔"

حضرت والا نے ان علماء میں سے سید الطائف حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا خصوصاً تذکرہ فرمایا اور راج پال کی تحریر کردہ کتاب "رنگیلا رسول" کے وجود میں آنے سے آپ کی کیا حالت و کیفیت ہو گئی تھی اس کا مفصل قصہ بیان فرمایا' جس سے عوام کے جذبات منجمدہ کو ایسی مہمیز لگی کہ وہ ہر ایسے فتنہ کے سدباب کے لئے تیار نظر آئے بعد میں اسی کارواں کو لے کر چلنے والے مختلف علماء مثلاً حضرت علامہ ہوری' حضرت انور شاہ کشمیری اور حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمہم اللہ تعالیٰ اور دیگر اکابر کا تذکرہ خیر کرتے ہوئے فرمایا کہ :

"موجودہ وقت میں صدر جلسہ ناظم کل ہند تحفظ ختم نبوت عالی جناب قاری محمد سید عثمان صاحب دامت برکاتہم بھی اسی کارواں کو آگے

بڑھانے میں ہمہ تن کاوش بنے ہوئے ہیں خدا ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔" (آمین)

آخر میں حضرت والا نے علماً اور ائمہ مساجد کو تحفظ ختم نبوت پر ترغیب دلاتے ہوئے فرمایا کہ جو بھی اس کام کے لئے اپنے کو تیار و بیدار کرے گا اور اخلاص کے ساتھ اس کام میں مشغول ہوگا تو انشاء اللہ اس کو دنیا ہی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتیں ملیں گی۔ آپ نے اس بات کو خطبات نوری کے حوالہ سے مناظر قادیانی "گستاخ رسولؐ" عبدالحق کے واقعہ سے مدلل کیا اور فرمایا کہ:

"اس بدبخت نے مناظرہ ہارنے کے بعد شان رسالتؐ میں گستاخیاں کیں تو حاجی شاہ مالکؒ نے اس کو اس کے مکان میں جاکر واصل جہنم کیا۔ مالکؒ نے اس کی پاداش میں جیل کی سختیاں برداشت کیں ہیں تین سال تک مقدمہ چلا اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی: "اے مالک گھبراؤ نہیں تمہیں وکیل بھی کرنے کی ضرورت نہیں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارا وکیل ہوں"۔ ہر ہفتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف لاکر بشارت دیتے تھے' اس لئے ہم سب کو بھی اس کام کے لئے اٹھ کھڑا ہونا ہے تاکہ آنے والی نسلوں کے ایمان کی حفاظت ہو سکے۔"

اس کے بعد اناؤنسر صاحب نے طلباً کے پروگرام کا آغاز کرتے ہوئے اولاً اس کا مختصر سا خاکہ سامعین کے سامنے پیش فرمایا اور بتلایا کہ زیر بحث مضمون وسیع اور دقت نظری کے ساتھ مطالعہ کا طالب ہے۔ اس وقت کچھ اہم جزئیات کو پیش کیا جارہا ہے' جن کو پیش کرنے کے لئے تیرہ طلباً آپ کے سامنے آرہے ہیں گویا کہ یہ پروگرام تیرہ مضامین پر مشتمل ہے۔ سب سے پہلے مضمون کے لئے اناؤنسر صاحب نے جامعہ کے ایک طالب علم محمد سالم قاسپوری کو اسٹیج پر آنے کی دعوت دی۔

پہلا مضمون:

اس مضمون میں ایمان کی حقیقت کو واشگاف کرتے ہوئے مذکورہ طالب علم نے بتلایا کہ ایمان دینی مغز ہے جو عقیدۂ توحید کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر لایا گیا ہو۔ بجز اتباع محمد صلی اللہ علیہ وسلم نجات کا کوئی راستہ نہیں دوجہاں کی کامیابی گر تجھے درکار ہے' ان کا دامن تھام لے جن کا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نام ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور پر ایمان لانے والے کا نہ ایمان معتبر ہے اور نہ افعال اور نہ اعمال' بلکہ ایسا شخص منکر رسالت ﷺ ہوکر واصل جہنم ہوگا۔ آخر میں اس طالب علم نے وضاحت کی کہ موجودہ دور میں مرزا غلام احمد قادیانی لعنۃ اللہ علیہ نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرکے ہزاروں لوگوں سے ایمان کے اسی دوسرے جزو کی نفی کرائی ہے' یقیناً یہ تمام باتفاق علماً کافر ہیں' ان سے چوکنا رہنے اور دور رہنے کی ضرورت ہے۔

دوسرا مضمون:

اس مضمون کو پیش کرنے والے جامعہ کے ایک طالب علم محمد شہزاد جبوری تھے:

"موصوف نے مرزا کے دعویٰ کا تاریخی حیثیت سے پوسٹ مارٹم کیا اور بتلایا کہ دراصل یہ مرزا برطانیہ کے گورے لوگ (انگریز) کا خود کاشتہ پودا تھا جس کو کھڑا کرنے کا مقصد مسلمانوں سے اسلامی روح اور جذبہ جہاد کو ختم کرنا اور ہندوستان میں حکومت برطانیہ کو استحکام دلانا اور مسلمانوں کو اس کا خیر خواہ بنانا تھا۔ چنانچہ مرزا نے دعویٰ نبوت کے بعد یہ ہی سب کچھ کیا۔ موصوف نے مرزا کی کتابوں سے حکومت برطانیہ کی موافقت میں کئی ایک تحریرات کو پڑھ کر سنایا' اور مکمل طور پر اس کو حکومت برطانیہ کا گمراہ کن ایجنٹ ثابت کیا۔"

تیسرا مضمون:

اس کے لئے محمد نفیس اختر الہ آبادی ثم جھنجھل پوری تشریف لائے۔ آپ نے قرآن و حدیث سے مسئلہ ختم نبوت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ یقیناً سلسلہ نبوت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پورا ہوچکا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر طرح کی نبوت کا دروازہ بند ہوچکا ہے۔ قیامت تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی نبوت کا دور دورہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا باتفاق علماً امت' کافر و دجال و کذاب ہے آخر میں موصوف نے بہت ہی عام فہم اسلوب خطابت میں سامعین کو سمجھایا کہ کس انداز سے مرزا نے قرآن کی ان نصوص قطعیہ میں نامعقول تاویلات اور باطل و غلط تفسیر کرکے ان کو اپنے اوپر فٹ کرنے کی کوشش کی ہے۔

چوتھا مضمون:

یہ کردار ایک طالب علم محمد حسین چاپلک (ہریانہ) نے ادا کیا اور اپنے ساتھی نفیس اختر کے آخری مضمون کو مکمل کرتے ہوئے بتلایا کہ مرزا کی

وہ تفسیر جس سے اس نے اپنی جھوٹی نبوت کو ثابت کیا ہے وہ دراصل دعوائی نبوت کے زمانہ کی تفسیر ہے ورنہ اس سے پہلے خود اس نے جو ان نصوص قطعیہ کی تفسیر کی ہے وہ علماء حق کی تفسیر کے عین مطابق ہے' اس کی تفاسیر میں تضاد خود اس کی ملمع سازی' دعوکہ دہی' کجروی اور باطل ہونے کی صریح دلیل ہے۔ موصوف نے اس کی کتابوں سے دونوں تفاسیر کی تحریرات بھی پڑھ کر سنائیں آخر میں مزید وضاحت کرتے ہوئے بتلایا کہ بفرض محال فنافی الرسول کی وجہ سے اگر کسی طرح کے ثبوت کے جاری ہونے کا دروازہ کھلا ہوا ہوتا تو سب سے پہلے صحابہ کرام' اور خصوصاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو یہ دولت : "ھوالذی بعث فی الامیین رسولاً منھم واخرین منھم لما یلحقوبھم" سے مدلل کرتا ہے خطبہ الہامیہ کے حوالہ سے آپ نے فرمایا کہ مرزا کہتا ہے کہ میں عین محمد ہوں' لہٰذا جو میری جماعت میں داخل ہوگا تو صحابی کہلائے گا۔ اور میرا انکار کرنے والا کافر ہوگا' جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر کافر ہے۔ اس کے جواب میں حضرت والا نے فرمایا کہ جو پوری امت کو کافر کہتا ہو وہ خود کافر ہے کیونکہ پوری امت کا گمراہی پر جمع ہوجانا ناممکن ہے۔

دوسری قابل توجہ بات جس کا تذکرہ پروگرام میں ضمناً آیا تھا یہ ارشاد فرمایا کہ:

"قادیانی ہم کو الزام دیتے ہیں کہ تم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے قائل نہیں ہو اس لئے کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کے قائل ہو تو گویا کہ تم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی کے آنے کے قائل ہو اور یہ بات ختم نبوت کے منافی ہے' اصل ختم نبوت کے قائل ہم ہیں کہ کسی نبی کے آنے کو جائز نہیں سمجھتے ہیں' رہا مرزا صاحب کا مسئلہ تو وہ عین محمد ہیں ان کے دور نبوت سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر حرف نہیں آتا۔"

اس کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ:

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلعت نبوت سے کسی کو سرفراز نہیں کیا جائے گا رہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معاملہ تو ان کو خلعت نبوت سے نوازا جاچکا ہے اب وہ اسلئے نہیں آئیں گے کہ ان کو نبی بنایا جائے بلکہ قیامت کی نشانی بن کر تشریف لائیں گے' اور اپنی شریعت کو نافذ نہیں کریں گے' بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی شریعت کو نافذ کریں گے اور یہ اللہ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ خصوصی معاملہ ہے جیسا کہ اور بہت سے خصوصی معاملے ان کے ساتھ کئے گئے۔"

پروگرام سے عوام کے تعلق کے بارے میں آپ نے وضاحت فرمائی کہ عوام کو ان باریک بحثوں میں نہ پڑنا چاہئے بلکہ اپنے علماء سے اس مسئلہ میں رابطہ قائم رکھنا چاہئے ان کے لئے صرف اتنا معلوم کرلینا کافی ہے کہ یہ عقیدہ صحیح ہے یا غلط۔ اگر کوئی عوام کو اس طرح کے پمفلٹ یا کتابچے وغیرہ دے کہ جو بظاہر ان کے عقیدہ کے مخالف ہوں تو ان کو از خود نہ پڑھنا چاہئے بلکہ علماء کو دکھلا کے ان کی صحت اور عدم صحت کے متعلق معلوم کرنا چاہئے۔ یہ ادارہ جامعہ کاشف العلوم چھٹمل پور سہارنپور (انڈیا) جس کو اللہ نے مرکزی حیثیت عنایت کی ہے یہاں کے علماء سے آپ کو ربط بڑھنا چاہئے۔ یقیناً یہ حضرات بہت ہی اہم کام انجام دے رہے ہیں' دارالعلوم دیوبند نے تو اپنے پہلے جلسہ تحفظ ختم نبوت سے لے کر آج تک ہر جلسہ میں تمام ہی مدارس سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ تحفظ ختم نبوت پر کام کریں اور اپنی خصوصی توجہات اس کی طرف مائل رکھیں۔ الحمدللہ! بہت سے مدارس نے اس آواز پر لبیک کہا ہے اور آج جو یہ تربیتی اجلاس بسلسلہ تحفظ ختم نبوت ہو رہا ہے اور تمام اساتذہ' طلباء اور عوام ہمہ تن گوش بنے ہوئے ہیں۔ یہ سب اسی مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں اس لئے ہم سب کو یہ کام کرنا ہے اور وہ بشارتیں کہ جن کا تذکرہ ہم سب کے مخدوم حضرت اقدس مولانا محمد اسلم صاحب مدظلہ العالی مہتمم جامعہ ہذا نے اپنے خطبہ افتتاحیہ میں کیا ہے۔ صرف انہیں کو حاصل کرنے کے لئے تحفظ ختم نبوت کا کام انجام دینا ہے یہی تو وہ چیز تھی کہ جس نے حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو بے چین کردیا تھا یہ علماء بھی آپ ہی کے شاگرد رشید ہیں جو اس وقت اس کارواں کو آگے بڑھانے میں اپنے تمام سرمایہ کے ساتھ مصروف ہیں۔ خدا ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ (آمین)

صدر جلسہ کی مختصر دعا پر اس تربیتی اجلاس کا اختتام ہوا۔ کاشف العلوم چھٹمل پور سہارنپور کے تمام احباب اپنے تمام مندوبین کے اور صدر جلسہ کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں اور خدا سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان کوششوں کو بار آور فرمائے کہ ہمارے زندہ رہتے ہوئے یہ فتنہ (قادیانیت) ایک قدم بھی آگے نہ بڑھ پائے بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے صفحہ ہستی سے اس کا نام ہی مٹ جائے۔ (آمین ثم آمین)

☆☆..........☆☆

اَخبارِ ختمِ نبوّت

ختم نبوت سرگودھا کے اہم اجلاس کا انعقاد

سرگودھا (نمائندہ خصوصی) ختم نبوت کمپیوٹر سینٹر کے طلبأ کرام کا ایک اہم اجتماع ختم نبوت اکیڈمی لکڑمنڈی میں منعقد ہوا' جس کی صدارت مولانا اکرم طوفانی پرنسپل اکیڈمی نے کی۔ پروفیسر محمد اویس کمپیوٹر کلاس کے طلبأ کو تلقین کی کہ وہ اپنے کام کی لگن کے ساتھ تحفظ عقیدۂ ختم نبوت کی طرف بھی دھیان دیں۔

مولانا اکرم طوفانی نے خطاب کرتے ہوئے اسٹوڈنٹ کو متنبہ کیا کہ وہ اپنے دلوں میں اپنی محبت کا آئیڈیل جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور ان سے وفائی مسلمان کا اثاثہ اور ذریعہ نجات ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب قادیانی جھوٹے نبی کا تذکرہ ہر لمحہ کرتے ہیں تو مسلمان ینگ جنریشن پر لازم ہے کہ وہ اپنے سچے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ حرز جان بنالیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم خود قادیانیوں کو زندہ رہنے اور پنپنے کا موقع دیتے ہیں ہم کیوں قادیانیوں' مرزائیوں کے بائیکاٹ کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ لہذا قادیانی اور ان کا خلیفہ یہ تاثر دیتا ہے کہ چند ملاؤں کے سوا باقی مسلمان تو ہمارے ساتھ کھاتے پیتے ہیں۔ انھتے بیٹھتے ہیں اور یہی ہمارے حق ہونے کی علامت ہے۔ مولانا طوفانی نے طلبأ کو تلقین کی کہ مرزائیت کے پودے جڑ سے اکھاڑنے کے لئے محنت کرو۔ اور ینگ جنریشن کو قادیانیوں کے بائیکاٹ اور ان سے محبت کی پینگیں بڑھانے سے روکو اگر مسلمانوں نے ملی غیرت پیدا نہ کی اور قادیانیت کے بائیکاٹ کی طرف دھیان نہ دیا تو روز محشر میں اللہ کی عدالت میں ذلت اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

آخر میں تمام طلبأ نے وعدہ کیا کہ ہم اپنے اپنے محلہ میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھیں گے اور لٹریچر تقسیم کر کے قادیانیوں کے مکروہ عزائم اور عقائد کفریہ سے لوگوں کو آگاہ کریں گے۔ یاد رہے کہ نوجوانوں کا یہ اجتماع ہر بدھ کو بعد نماز عصر تا مغرب منعقد ہوتا ہے' جس میں کمپیوٹر سیکھنے کے طلبأ کے علاوہ ان کے دوست احباب بھی شرکت کرتے ہیں' اس وقت چار کمپیوٹروں پر مشتمل ختم نبوت فری کمپیوٹر سینٹر کو چلایا جارہا ہے۔

مولانا محمد حسین ناصر کا خیرپور ٹھیڑی' میرپور ماتھیلو اور ڈھیرکی کا تبلیغی دورہ

سکھر (نمائندہ خصوصی) مولانا محمد حسین ناصر نے ۱۰ فروری ۲۰۰۰ء خیرپور میں سول جج کی عدالت میں جناب اعجاز ربانی سول جج سے ملاقات کی (لاہور کے غلام مصطفیٰ کے مقدمہ کے سلسلہ میں ملاقات کی یاد رہے کہ غلام مصطفیٰ صاحب پر اس کی قادیانی بیوی نے آج سے چھ سال قبل مقدمہ کیا تھا اور تاحال قادیانی پیسے کے بل بوتے پر غلام مصطفیٰ کو چکر میں پھانسے ہوئے ہیں) بعد ازاں جامعہ حمادیہ میں تشریف لے گئے مولانا محمد عبداللہ کے علاوہ دیگر علمأ کرام اور اساتذہ سے ملاقات کی۔ ۱۱/ فروری کو میرپور ماتھیلو کی جامع مسجد میں جمعہ کا خطاب کیا' بعد ازاں پاک سعودیہ جامع مسجد کے خطیب مولانا سعید احمد' جامع مسجد محمد بن قاسم کے خطیب مولانا عبدالرحمن اور مولانا عبدالحکیم اور دیگر جماعتی احباب سے ملاقاتیں کیں اور لبرٹی پاور پلانٹ' اینگرو ایمپلائز' ماڑی گیس کالونی کے علاوہ دیگر مساجد اور اہم جماعتی احباب میں جماعتی لٹریچر تقسیم کیا۔ یاد رہے اس تمام تبلیغی دورہ میں سکندر ذوالقرنین صاحب' حضرت مولانا محمد حسین ناصر صاحب کے رفیق سفر رہے۔ بعد ازاں مولانا موصوف دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر تشریف لے آئے۔

ختم نبوت لاء فورم کا قیام مستحسن اقدام (مولانا محمد اکرم طوفانی)

سرگودھا (نمائندہ خصوصی) پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار ختم نبوت لاء فورم قائم کر دیا گیا' سرگودھا کے ۳۵ وکلا نے قدم اٹھا کر تاریخ کا دھارا بدل دیا ہے' مولانا محمد اکرم طوفانی نے سرگودھا بار روم کے صدر اور جنرل سیکریٹری کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے مبارکباد دی ہے کہ اس گئے گزرے دور میں جبکہ ہر طرف انسانی حقوق کے حصول کے لئے مختلف تنظیمیں مصروف عمل ہیں۔ لیکن بنی نوع انسان کا سب سے بڑا محسن اور حقوق انسانی کی بنیاد رکھنے والی سب سے عظیم شخصیت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باقی صفحہ ۱۹ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام
پنوں عاقل میں تعزیتی کانفرنس کا انعقاد

پنوں عاقل (مولانا محمد حسین ناصر)

حضرت مولانا جمال اللہ الحسینیؒ کی تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے عظیم خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے ۱۸/ فروری بروز جمعۃ المبارک کو ایک عظیم الشان تعزیتی کانفرنس منعقد کی گئی' جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مرکزی ناظم تبلیغ مولانا بشیر احمد' مرکزی مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی اور دیگر علماً کرام نے شرکت فرمائی اور خطاب فرمایا۔

کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا' جمعۃ المبارک کا خطاب مولانا نذیر احمد تونسوی نے کیا' مولانا نے قادیانیت کے دجل و فریب سے عظیم احتجاج کو آگاہ کیا اور فرمایا کہ قادیانی رفاہی کاموں کی آڑ میں مسلمانوں کو مرتد بنا رہے ہیں جس کا سدباب کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ بعد ازاں نماز جمعہ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے اپنے مخصوص انداز میں قادیانیت اور یہودیت کے گٹھ جوڑ سے امت مسلمہ کو ہونے والے خسارہ کو ناقابل تلافی قرار دیتے ہوئے یہودیوں اور قادیانیوں کا مقابلہ کرنے پر زور دیا اور فرمایا کہ اگر ہم نے قادیانیت کا مقابلہ کر کے تحفظ ختم نبوت کے فریضہ کو حسن و خوبی انجام نہ دیا تو بروز قیامت بارگاہ خداوندی میں مجرموں کی حیثیت سے پیش ہوں گے۔

دوسری نشست کا آغاز بعد از نماز عشا حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کے خطاب سے ہوا۔ مسلمانوں کا انبوہ کثیر حضرت اقدس کے بیان سے محظوظ ہوا' رات گئے حضرت اقدس کی دعائے خیر سے کانفرنس حسن و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ آئندہ صبح بعد از نماز فجر نورانی جامع مسجد میں حضرت اقدس نے درس دیا' جس سے کثیر تعداد میں مسلمان مستفیض ہوئے' بعد ازاں حضرت اقدس حضرت مولانا محمد فاروقؒ کے گھر تشریف لے گئے اور ان کے لواحقین سے تعزیت کی۔ اس کے بعد جامعہ اشرفیہ میں بھی آپ نے مختصر بیان فرمایا جبکہ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے تفصیلی خطاب فرمایا' جس سے کثیر تعداد طلبہ نے استفادہ کیا۔ بعد ازاں ڈاکٹر حفیظ اللہ نور اللہ مرقدہ کے لواحقین سے تعزیت کے لئے تشریف لے گئے جبکہ ناظم اعلیٰ صاحب کے ساتھ مولانا بشیر احمد' آغا سید محمد شاہ' حاجی رشید احمد' خلیل احمد قاری خلیل احمد' قاری جمیل احمد' قاری عبدالحفیظ اور مولانا محمد حسین ناصر بھی ہمسفر تھے۔

بروز اتوار بعد از نماز ظہر حاجی رشید احمد صاحب نے مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری اور دیگر علماً کرام کے اعزاز میں ظہرانہ بھی دیا۔ اور بعد از نماز عصر مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے بذریعہ ریل گاڑی ملتان کا سفر کیا۔ اس طرح علماً کرام کا یہ سفر خیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اظہار تعزیت

گمبٹ (نمائندہ خصوصی)

حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی نور اللہ مرقدہ کی رحلت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' خاص کر سندھ کے علماً کرام کے لئے عظیم سانحہ ثابت ہوا ہے۔

اندرون سندھ آپؒ کا وجود مرزائیت کے لئے لٹکتی ہوئی تلوار کی مانند تھا۔ آپؒ کی رحلت سے جو علماً سندھ میں خلا پیدا ہوا ہے' اس کو پر کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

آپؒ کی شب و روز کی تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں عظیم خدمات' آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔

یہ اظہار تعزیت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کے سرگرم کارکنان کے قافلہ نے مولانا جمال اللہ الحسینیؒ کی تعزیتی کانفرنس پنوں عاقل میں شرکت کے لئے روانہ ہوتے وقت کیا' جس کی قیادت جناب عبدالسمیع اور ڈاکٹر عبدالرحمٰن شیخ کر رہے تھے۔

☆☆............☆☆

اخروی نجات کے لئے قادیانی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہو جائیں

مسلمان کٹ سکتے ہیں لیکن حضور اکرمؐ کے عقیدہ ختم نبوت پر آنچ نہیں آنے دیں گے

امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت قادیانیوں کی عبادت گاہوں کی مساجد جیسی شکلیں ختم کی جائیں

وزارت قانون کی وضاحت کافی نہیں۔ عبوری آئین میں قادیانیت سے متعلق دفعات شامل کی جائیں

پاکستان کے غدار کے لئے سزائے موت ہے تو حضور اکرمؐ کے غدار کے لئے سزائے موت کیوں نہیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت ختم نبوت کانفرنس سے علماء کرام اور مشائخ عظام کا خطاب

سکھر (نمائندہ خصوصی) قادیانیوں کی نجات اسی میں ہے کہ وہ جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کا دامن جھٹک کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہو جائیں۔ مسلمان کٹ سکتے ہیں لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ جنرل مشرف یہ بات سن لیں کہ کتنے بھی آئین معطل ہو جائیں قادیانیوں سے متعلق ترامیم کو ختم نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس مسئلہ کے حل کرنے میں مسلمانوں کی عظیم قربانیاں ہیں۔ امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے تحت قادیانیوں کی عبادت گاہوں کی مساجد جیسی شکلیں تبدیل کی جائیں اور انہیں کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے' بصورت دیگر مسلمان مجبور ہوں گے کہ ان مسائل کو خود حل کریں۔ ان خیالات کا اظہار مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا تنویر الحق تھانوی' ڈاکٹر خالد محمود سومرو' مولانا عبدالقادر پنہور' مولانا محمد مراد ہالیجوی' مولانا محمد اسعد تھانوی' مولانا عبدالعزیز (پیر شریف)' مولانا سراج احمد امروٹی' مولانا محمد عالم' مولانا عبدالحمید لنڈ' مولانا اللہ وسایا' مفتی محمد جمیل خان' مولانا بشیر احمد' قاری خلیل احمد بندھانی' مولانا عبدالرحمن مجاہد' مولانا جمیل احمد بندھانی نے ختم نبوت کانفرنس سکھر سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ علماء کرام نے کہا کہ قادیانی اگر یہ سمجھتے ہیں کہ آئین کے معطل ہونے کی صورت میں وہ من مانی کر کے پاکستان کی اسلامی حیثیت کو تبدیل کر دیں گے تو یہ ان کی بھول ہے' اس ملک میں اسلام کے علاوہ کسی نظام کو قبول نہیں کیا جائے گا۔ جنرل مشرف اور حکومت کی عافیت اسی میں ہے کہ وہ ملک کی اسلامی حیثیت کو ختم کرنے کی کوشش نہ کریں۔ قادیانیوں پر بھی واضح ہو کہ مسلمان کسی آئین کی وجہ سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت نہیں سمجھتے بلکہ عقیدہ کی بنیاد پر اس شخص کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں جو کسی بھی انداز میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرے' مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک اور یوسف علی ملعون سے لے کر گوہر شاہی تک ہر جھوٹا مدعی نبوت مرتد ہے اور مرتد کی سزا قتل ہے' اس لئے حکومت فوری طور پر ارتداد کی شرعی سزا نافذ کرے۔ پاکستان کے غدار اور ملت کے غدار کے لئے سزائے موت ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کے لئے سزائے موت کیوں نہیں؟ وزارت قانون کی وضاحت کے ساتھ عبوری آئین میں قادیانیت سے متعلق ترامیم اور اسلامی دفعات کو شامل کیا جانا قوم کا مطالبہ ہے اور حکومت کو فوری طور پر اس مطالبہ کو پورا کرنا چاہئے' جلسے کے آخر میں درج ذیل قراردادیں منظور کی گئیں:

قراردادیں

☆......عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت منعقدہ ختم نبوت کانفرنس کے تمام شرکاء وزارت قانون کی جانب سے جاری کردہ وضاحت کہ آئین معطل ہونے کے باوجود قادیانیت سے متعلق ترامیم حسب سابق باقی ہیں اور قادیانی اور اپنے کو احمدی کہنے والے لاہوری غیر مسلم ہیں کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے چیف ایگزیکٹو پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ بذات خود اس کا اعلان کریں اور مسلمانوں کا اضطراب دور کرنے کے لئے عبوری آئین میں قادیانیت سے متعلق ترامیم شامل کریں۔

☆......ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کے قادیانیوں کو امتناع قادیانیت آرڈی نینس کا پابند بنایا جائے اور مساجد کی شکل میں بنائی جانے والی قادیانی عبادت گاہوں کی شکلیں تبدیل کرنے کا حکم جاری کیا جائے' لاہور کی قادیانی عبادت گاہ میں مینارے کی تعمیر روکی جائے اور پنڈی کی قادیانی عبادت گاہ کو مری روڈ توسیعی منصوبے میں شامل کر کے پروگرام کے مطابق منہدم کیا جائے۔

☆......ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ کلیدی آسامیوں خاص کر احتساب بیورو' پی آئی اے' سی اے اے اور حساس اداروں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے اور اقلیتی کوٹے کے مطابق قادیانیوں کا غیر اہم عہدوں پر تقرر کیا جائے۔

☆......ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع آئین کی اسلامی دفعات کے تحفظ کا مطالبہ کرتے ہوئے موجودہ حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر جمعہ کی تعطیل بحال کی جائے اور عدالتی فیصلے کے مطابق ملک میں بلاسودی بینکاری کا نظام رائج کیا جائے اور ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

☆......ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع ذرائع ابلاغ کے ذریعہ فحاشی کے فروغ اور موسیقی کے پروگراموں کے ذریعہ عریانی' فحاشی اور مغربی تہذیب کے پرچار کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ ٹی وی' اور ذرائع ابلاغ کا قبلہ درست کیا جائے اور فحاشی' عریانی کا دروازہ بند کیا جائے۔

●●

دنیا بھر کے مناظرین مبلغین اور فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کرنے والوں کے لئے خوشخبری

قادیانی شبہات کے جوابات

مسئلہ ختم نبوت رفع ونزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور کذب مرزا پر امت محمدیہ ﷺ کے علماء واہل قلم نے گرانقدر کتب تحریر فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کے حکم کی تعمیل میں ان رشحات قلم اور بکھرے ہوئے موتیوں کی آب دار مالا تیار کردی گئی ہے۔ اس نئی ترتیب میں جدید وقدیم قادیانی اعتراضات کے جامع ومانع مسکت دندان شکن جوابات جمع کردیئے گئے ہیں۔

خصوصیات

الف..... عقیدہ ختم نبوت پر قرآن وسنت اور اجماع امت کے دلائل ہیں۔

ب..... مسیلمہ کذاب سے قادیانی کذاب تک تمام بے دین وبددین افراد وجماعتوں کے جملہ اعتراضات کے جوابات میں مناظرین اسلام نے جو کچھ ارشاد فرمایا سب کو جمع کردیا گیا ہے۔

ج..... مناظر اسلام حجۃ اللہ علی الارض حضرت مولانا لال حسین اخترؒ فاتح قادیان استاذ المناظرین مولانا محمد حیاتؒ کی عمر بھر کی ریاضت وفتنہ قادیانیت سے متعلق ان کی علمی محنت کو انہی کی نوٹ بکوں کی مدد سے مرتب کیا گیا ہے۔

د..... پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ، مولانا سید محمد علی مونگیریؒ، مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ، مولانا محمد چراغؒ، مولانا محمد سلیم دیوبندیؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا ابراہیم سیالکوٹیؒ، مولانا عبداللہ معمارؒ نے قادیانی شبہات کے جوابات میں جو کچھ فرمایا وہ سب اس کتاب میں سمودیا گیا ہے۔

ھ..... مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ سے دوران تعلیم مولانا بشیر احمد فاضل پوری اور مولانا اللہ وسایا نے جو کچھ تحریری طور پر محفوظ کیا، اسی طرح مناظر اسلام فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ سے حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا خدابخش، مولانا جمال اللہ الحسینیؒ، مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی اور دیگر حضرات نے جو کچھ پڑھا، مطبوعہ یا مخطوطہ جو بھی میسر آیا موقعہ بموقعہ اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔

الحمدللہ! اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے یہ ایک ایسی دستاویز تیار ہوگئی ہے جسے قادیانی شبہات کے جوابات کا انسائیکلوپیڈیا قرار دیا جاسکتا ہے۔ پہلا حصہ جو ختم نبوت کے مباحث پر مشتمل ہے شائع ہوگیا ہے۔ قیمت ۶۰ روپے بذریعہ ڈاک ۸۰ روپے وی پی نہ ہوگی۔

نوٹ: پہلے اس کا نام "ختم نبوت پاکٹ بک" تجویز ہوا تھا مگر اب "قادیانی شبہات کے جوابات" نام رکھا گیا ہے۔

ملنے کا پتہ: ناظم دفتر مرکزیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان، فون: 514122